شادی بیاہ کے موقع پر گانا بجانا

(اسماء الرجال کی تحقیق کے ساتھ)

تحقیق: محمد سعید عمران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نکاح ایک مقدس فریضہ ہے جس کے بارے میں متعدد قرآنی آیات اور احادیث موجود ہیں۔ اللہ رب الکائنات نے مرد و عورت کے آپس کے تعلق کو تسکین کا باعث قرار دیا۔ اس تعلق کو اپنانے کا شرعی راستہ نکاح ہے۔ نکاح یا شادی بیاہ کے موقع پر خوشی منانا ایک فطری عمل ہے۔ نبی ﷺ سے کچھ ایسی احادیث روایت ہوئی ہیں جن میں شادی بیاہ کے موقع پر گانے بجانے کی اجازت دی گئی ہے، جس سے کبار فقہاء نے بھی استدلال کیا ہے۔ آج کل کے دور میں ایک طرف تو شادی بیاہ کے موقع پر جہاں بے پردگی، فحاشی اور بے ہودگی کا طوفان بپا کیا جاتا ہے تو دوسری طرف ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو ان مواقع پر گانے وغیرہ کو بالکل ہی ممنوع قرار دیتا ہے۔ حالانکہ نبی ﷺ سے یہ ثابت ہے اور کبار فقہاء نے بھی اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ لہو و لعب شادی بیاہ کے موقع پر جائز ہے۔ نبی ﷺ کی احادیث کو دلیل بناتے ہوئے ہمیں اس بات کو فروغ دینا چاہیئے کہ شادی بیاہ کے موقع پر گانے بجانے کی سنت کو صحیح حیثیت سے زندہ کیا جائے۔ باقی تمام شرعی معاملات کا خیال رکھتے ہوئے، نہ صرف قرآن و سنت کی محفل ہونی چاہیئے بلکہ ایسا گانا بجانا بھی ہونا چاہیئے جس میں بے ہودگی، شرک اور خلاف شریعت کلمات نہ ہں۔ بعض حضرات یہ بات بھی کرتے ہیں کہ صرف "دف" بجانا جائز ہے چونکہ اس کی آواز بے ڈھنگی ہوتی ہے، تو ڈھول کی آواز بھی بے ڈھنگی ہوتی ہے، اکثر خواتین گھر کے برتن، گھڑے وغیرہ بجا کر شعر گاتی ہیں تو وہ آواز بھی بے ڈھنگی ہی ہوتی ہے۔ دف چونکہ عرب ثقافت کا حصہ تھا اور وہاں پر یہی رائج تھا، اس لیے دنیا بھر میں جتنے بھی پرانی طرز کے موسیقی کے آلہ جات ہیں جن کی آواز بے ڈھنگی ہوتی ہے وہ تو جائز ہیں البتہ نئی طرز کے آلہ جات جیسے ہارمونیم، پیانو، بانسری وغیرہ کا جائز ہونا بالکل ثابت نہیں کیونکہ ان میں وقت و پیسے کا ضیاع بھی ہے، اور سریلی آواز ہونے کی وجہ سے یہ موسیقی کی طرف ابھارتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کا جواز نہیں ہے۔

زیرِ نظر تحقیق مختصر رکھی گئی ہے جس سے صرف یہ جواز ثابت کیا جاسکے کہ شادی بیاہ کے موقع پر گانا بجانا جائز ہے، جبکہ اس بات کو مد نظر رکھا گیا ہے کہ طویل فقہی مباحث شامل نہیں کیے گئے، صرف فقہاء کی مختصر بحث کا ذکر کر کے حوالہ جات دے دیئے گئے ہیں۔

ہمیں بھرپور کوشش کرنی چاہئیے کہ اس سنت کو جس بدعت میں بدل ڈالا گیا ہے،اس کو ختم کرکے دوبارہ اسی روح سے اسے زندہ کیا جائے جیسا کہ نبی ﷺ کے فرامین ہیں۔

شادی بیاہ کے موقع پر لہو و لعب کی اجازت میں یہ حکمت ہے کہ جب خوبصورت اشعار پڑھے جاتے ہیں تو وہ نہ صرف مرد و عورت کے لیے باعثِ ترغیب ہوتے ہیں بلکہ دو خاندانوں کے درمیان ایک قرابت داری قائم کرنے میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔فریقین کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ اس خوشی کے موقع پر دوسری طرف سے جو اظہار کیا جارہا ہے وہ میرے لیے ہے اور اس سے باہمی رشتے میں مضبوطی پیدا ہوتی ہے۔

احادیث کے حوالہ جات اور تحکیم ساتھ ساتھ دی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ تمام راویوں کے تفصیلی حالات کی بنیاد پر نتیجہ اخذ کیا جائے۔ تحقیق کے آخر میں صحابہؓ کے علاوہ ان تمام راویوں کا تفصیلی ذکر جرح و تعدیل کی امہات الکتب کی روشنی میں حوالہ جات کا ساتھ دیا گیا ہے تاکہ رجال میں دلچسپی رکھنے والے حضرات کو ہر کتاب نہ چھاننی پڑے۔البتہ میری یہ درخواست ہے کہ اس تحقیق میں جو غلطیاں موجود ہوسکتی ہیں،انہیں صرف میری غلطی سمجھا جائے اور معلوم ہونے پر مجھ سے رابطہ کرکے تصیح کروائی جائے، جس کے لیے میں نہایت شکر گزار ہوں گا۔

مجھے اُمید ہے کہ پڑھنے والوں کے لیے یہ تحقیق "احیائے سُنت" کے حوالے سے ترغیب آمیز ہو گی۔

محمد سعید عمران

برائے رابطہ:0336-1519659, saeedimranx2@gmail.com

تحقیقات کا ویب پیج:https://archive.org/details/@saeedimranx2

(۱) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَلْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ ".

محمد بن حاطب جمحی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"حلال اور حرام میں فرق صرف دف بجانے اور آوازوں سے ہے"۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۶۶۶۳، مسند احمد ۱۵۴۵۱، ۱۵۵۶۰، ۱۸۴۶۸، ۱۸۴۶۹، جامع ترمذی ۱۰۸۸، ابن ماجہ ۱۸۹۶، سنن نسائی ۱۲۷/۶، سنن نسائی الکبریٰ ۵۵۳۷، الکامل ابن عدی ۸۰/۹)

اس روایت سے یہ معنی بھی اخذ کیا جاتا ہے کہ حلال کام سب کے سامنے کیا جاتا ہے اور اس کی شہرت ہوتی ہے جبکہ حرام کام چوری چھپے کیا جاتا ہے۔

امام ترمذی: ۱- محمد بن حاطب کی حدیث حسن ہے، ۲- محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، لیکن وہ کم سن بچے تھے، ۳- اس باب میں ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا، جابر اور ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہم سے بھی احادیث آئی ہیں۔

سند کی تحکیم: حسن۔ اس روایت کو شیوخ البانی، ارنؤوط اور زبیر علی زئی نے بھی حسن کہا ہے۔

جو شخص شادی میں لہو ولعب قائم کرنے کے لئے وصیت کرے تو وصیت اس صورت میں نافذ ہو گی، جبکہ وہ لہو و لعب ایسا ہو جس کی اجازت ہو، اور ایسے آلات کے ساتھ ہو جن کے استعمال کی اجازت ہو، اور اس صورت میں نافذ نہیں ہو گی، جب اس میں ناجائز امور داخل ہوں۔

(البیان والتحصیل ۱۳۹/۱۳)

(۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مَيْمُونٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَعْلِنُوا هَذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ".

ام المومنين عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"نکاح کو مشہور کرو اور مسجدوں میں عقد باندھو اور نکاح ہو جانے کے بعد دف بجاؤ"۔

(جامع ترمذی ۱۰۸۹، ابن ماجہ ۱۸۹۵)

امام ترمذی نے کہا کہ اس باب میں یہ حدیث غریب حسن ہے، عیسیٰ بن میمون انصاری حدیث میں ضعیف قرار دیئے جاتے ہیں، عیسیٰ بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر روایت کرتے ہیں ثقہ ہیں۔

سند کی تحکیم: ضعیف۔ اس میں عیسیٰ بن میمون ضعیف ہے۔ شیخ البانی نے کہا کہ "اعلان" والی بات کے علاوہ ضعیف ہے، حافظ زبیر علی زئی نے کہا کہ ضعیف ہے۔

اس روایت سے استدلال کرتے ہوئے فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ نکاح کا اعلان یعنی اس کے عقد کا اظہار مندوب ہے، تاکہ وہ مشہور و معروف ہو جائے، اور زنا کی تہمت سے دور ہو جائے۔

(الدر المختار ۲/۲۶۱، الشرح الصغیر والصاوی ۲/۳۳۹، المغنی ۶/۵۳۷، اتحاف السادۃ المتقن ۵/۳۵۰)

جمہور فقہاء کا مذہب یہ ہے کہ نکاح کا اعلان مستحب ہے۔

اور زہری کا مذہب یہ ہے کہ وہ فرض ہے، یہاں تک کہ اگر کسی نے خفیہ نکاح کیا اور دو آدمیوں کو گواہ بنایا اور انہیں چھپانے کا حکم دیا تو زوجین کے درمیان تفریق واجب ہو گی اور بیوی عدت گزارے گی اور اس کے لئے مہر ملے گا،

یہاں تک کہ جب اس کی عدت گذر جائے اور شوہر اس سے نکاح کرنا چاہے تو نکاح کرلے گا اور نکاح کا اعلان کرے گا۔

(۳) حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِي، فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي، وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفُوفِهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ، إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "اسْكُتِي عَنْ هَذِهِ وَقُولِي الَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا".

ربیع بنت معوذ بن عفراءؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شب زفاف کی صبح کو میرے گھر آئے اور میرے ساتھ میرے بچھونے پر جہاں تُو (راوی) بیٹھا ہے وہاں بیٹھ گئے اور ہماری لونڈیاں دف بجارہی تھیں اور ہمارے باپ دادا میں سے ان لوگوں کے مرثیے گارہی تھیں جو جنگ بدر کے دن شہید ہوئے تھے، یہاں تک کہ ایک لڑکی نے یہ مصرع پڑھا کہ ۔۔ہمارے درمیان ایک نبی ﷺ ہے کہ کل کی بات جانتا ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "خبردار چپ رہ یہ بات نہ بول اور وہ پڑھتی رہ جو پہلے پڑھ رہی تھی"۔

(صحیح بخاری ۵۱۴۷، مسند احمد ۲۷۵۶۱،۲۷۵۶۷،عبد بن حمید ۱۵۹۰، بخاری ۴۰۰۱، ابن ماجہ ۱۸۹۷، ابو داود ۴۹۲۲،ترمذی ۱۰۹۰سنن نسائی الکبریٰ ۵۵۳۸، صحیح ابن حبان ۵۸۷۸)

امام ترمذی: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

سند کی تحکیم: صحیح۔

(۴)أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: "دَخَلْتُ عَلَى قُرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ، وَأَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، فِي عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّينَ، فَقُلْتُ: أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، يُفْعَلُ هَذَا عِنْدَكُمْ ؟ فَقَالَ: اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ، فَاسْمَعْ مَعَنَا، وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ، قَدْ "رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ".

حضرت عامر بن سعد سے منقول ہے کہ میں قرظہ بن کعبؓ اور ابو مسعود انصاریؓ کے پاس ایک شادی میں گیا تو وہاں بچیاں گا رہی تھیں، میں نے کہا: آپ دونوں رسول اللہ ﷺ کے بدری صحابی ہیں۔ آپ کی موجودگی میں یہ کچھ ہو رہا ہے؟ وہ کہنے لگے: جی چاہتا ہے تو ہمارے ساتھ بیٹھ جا اور سُن، نہیں تو جا۔ شادی کے موقع پر ہمیں گانے بجانے کی رخصت دی گئی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۶۲۶۲، ۱۶۲۶۴، سنن نسائی ۳۳۸۵)

سند کی تحکیم: منقطع، حدیث صحیح۔ اس میں ابو اسحاق السبیعی مدلس ہیں، البتہ آگے آنے والی روایت کی روشنی میں یہ روایت صحیح ہے۔ شیخ البانی نے اسے حسن اور حافظ زبیر علی زئی نے اسے صحیح کہا ہے۔

(۵)غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ، عَنْ (عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ)، أَنَّهُ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ وَقَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ فِي عُرْسٍ فَسَمِعْتُ صَوْتَ غِنَاءٍ، فَقُلْتُ: أَلَا تَسْمَعَانِ؟ فَقَالَ: «إِنَّهُ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي الْغِنَاءِ عِنْدَ الْعُرْسِ، وَالْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ مِنْ غَيْرِ نِيَاحَةٍ»

عامر بن سعد کہتے ہیں کہ میں حضرت ثابت بن ودیعہ اور حضرت قرظہ بن کعب کے ساتھ ایک شادی میں شریک تھا۔ میں نے گانے کی آواز سنی تو کہا کہ کیا آپ دونوں یہ آواز نہیں سن رہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہمیں شادی میں گانے کی اور میت پر بغیر آواز کے رونے کی اجازت دی گئی ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ۱۶۶۶۴)

سند کی تحکیم: صحیح۔ ابو اسحاق السبیعی مدلس ہیں البتہ سماع کی صراحت موجود ہے۔ مصنف ابن ابی شیبہ کے نسخوں میں یہاں عمرو بن ربیعہ ہے، عمرو بن ربیعہ نام کا کوئی راوی نہیں ہے، یہ دراصل عامر بن سعد ہی ہیں۔ مصنف ابن ابی شیبہ کی تحکیم میں اسامہ بن ابراہیم نے اس کی تصریح کی ہے۔

(٦) حَدَّثَنَا إِسْحَاق بْنُ مَنْصُورٍ، أَنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، أَنْبَأَنَا الْأَجْلَحُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَنْكَحَتْ عَائِشَةُ ذَاتَ قَرَابَةٍ لَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: "أَهْدَيْتُمُ الْفَتَاةَ"، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: "أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ يُغَنِّي"، قَالَتْ: لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "إِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْ بَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُولُ أَتَيْنَاكُمْ، أَتَيْنَاكُمْ، فَحَيَّانَا، وَحَيَّاكُمْ".

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ام المومنین عائشہؓ نے اپنی ایک رشتہ دار انصاری لڑکی کی شادی کی۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: "تم لوگوں نے لڑکی کو رخصت کر دیا؟" انہوں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: "کیا تم نے اس کے ساتھ کسی کو بھیجا ہے جو گیت گائے؟" ام المومنین نے کہا: جی نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "انصار لوگ گیت وغیرہ پسند کرتے ہیں۔ اگر تم اس کے ساتھ کسی کو بھیجتے جو کہتا: ہم تمہارے پاس آئے ہیں، ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔ ہمیں بھی مبارک، تمہیں بھی مبارک"۔

(سنن ابن ماجه رقم ١٩٠٠)

سند کی تحکیم: منقطع۔ ابوزبیر محمد بن مسلم بن تدرس، مدلس ہیں، ان کی معنعن روایت صرف اس صورت میں قابل قبول ہے جب لیث بن سعد نے وہ روایت ان کے حوالے سے بیان کی ہو۔ شیخ البانی نے کہا کہ یہ حسن ہے، حافظ زبیر نے کہا کہ یہ ضعیف ہے، معجم الاوسط میں اس کا ایک ضعیف شاہد ہے، اس کی اصل بخاری میں (۵۱۶۲) ہے۔

(۷) مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، قَالَ: نَا ابْنُ عَوْنٍ، قَالَ: كَانَ فِي آلِ مُحَمَّدٍ مِلَاكٌ فَلَمَّا أَنْ فَرَغُوا وَرَجَعَ مُحَمَّدٌ إِلَى مَنْزِلِهِ قَالَ لَهُنَّ: «وَأَيْنَ طَعَامُكُنَّ» . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: «، يَعْنِي الدُّفَّ،»

عبداللہ بن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد (بن سیرین) کے ایک گھر میں شادی تھی۔ جب لوگ شادی کی تقریب سے فارغ ہو گئے اور محمد اپنے گھر واپس آئے تو عورتوں سے پوچھا کہ تمہارے دف کہاں ہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ١٦٦٥)

سند کی تحکیم: صحیح۔

احوال الرجال

اجلح بن عبداللہ الکندی[1]

روی عن: حبیب بن ابوثابت، حکم بن عتیبہ ،ذیال بن حرملہ ،زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابوطالب ، سلمہ بن کہیل ،عامر الشعبی، عبد اللہ بن بریدہ، عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابزی، عبد اللہ بن ابوالھذیل، عدی بن عدی الکندی، عکرمہ مولی ابن عباس، عمار الدہنی، عمر بن بیان التغلبی، عمرو بن عبد اللہ السبیعی، قیس بن مسلم، محمد بن مسلم المکی، نافع مولی ابن عمر، نعیم بن ابوہند، یزید بن الاصم ،ابی ادریس المرہبی، ابی بکر بن ابوموسی الاشعری۔

روی عنہ : جعفر بن عون، حسن بن صالح بن حی، حماد بن اسامہ، خالد بن عبد اللہ، زہیر بن معاویہ، سعد بن الصلت، سفیان الثوری، سلیمان بن حیان الاحمر، سلام الطویل، شریک بن عبداللہ النخعی، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبد الرحمن، عبثر بن القاسم، عبد اللہ بن الاجلح، عبد اللہ بن ادریس، عبد اللہ بن المبارک، عبد اللہ بن نمیر، عبد الرحمن بن محمد المحاربی، عبد الرحمن ابن مغراء، عبد الرحیم بن سلیمان، علی بن مسہر، عیسی بن یونس، قاسم بن مالک المزنی، قاسم بن معن المسعودی، مالک بن سعیر بن الخمس، محاضر بن المورع، محمد بن صبیح بن السماک، محمد بن عبداللہ الازدی، محمد بن عبد الرحمن بن ابولیلی، محمد بن فضیل بن غزوان، ہشیم بن بشیر، وضاح بن عبد اللہ، یحیی بن سعید القطان، یعلی بن عبید، ابو بکر بن عیاش۔۔

جرح وتعدیل

---

(۱)۔ طبقات ابن سعد ۸/۶۹ح ۳۳۸۰، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۱۹/۲، تاریخ دارمی ص ۷۷ح ۱۷۸، تاریخ ابن ابی خیثمہ ۲/۸۲ح ۳۴۹۷، سؤالات ابن طہمان ص ۴۲ح ۵۲، سؤالات ابی داود ص ۳۱۶ح ۴۲۶، ثقات العجلی ۱/۲۱۲ح، سؤالات الآجری ۱/۳۱۸ح ۵۳۱، ۱/۳۱۹ح ۵۳۳، ۵۳۴ ، ۲/۱۵ح ۹۷۸ ،المعرفہ والتاریخ ۳/۱۷، ۸۳، ۱۰۴، ۲۳۰، ضعفاء العقیلی ۱/۱۲۲ح ۱۴۷ ، سنن الکبریٰ للنسائی ۲/۴۰۲ح ۳۳۹۶، ۹/۲۲۸ح ۱۰۳۷۷، عمل الیوم واللیلہ ص ۳۹۸ح ۶۱۵، الجرح والتعدیل ۲/۳۴۷ح ۱۳۱۷، المجروحین ۱/۱۹۷ح ۱۰۹، الکامل ابن عدی ۲/۱۳۶ح ۲۳۸، تہذیب الکمال ۲/۲۷۵ح ۲۸۲، میزان الاعتدال ۱/۲۰۹ح ۲۷۳ (اردو ۱/۱۳۱ح ۲۷۳)، دیوان الضعفاء ص ۲۳ح ۲۸۷، المغنی ۱/۵۶ح ۲۲۹، الکاشف ۱/۲۲۹ح ۲۳۴، مجمع الزوائد ۱/۱۸۹، تذہیب التہذیب ۱/۲۸۹ح ۲۸۳، تہذیب التہذیب ۱/۱۷۹ح ۳۵۳، تقریب التہذیب ۱/۱۲۰ح ۲۸۷۔

ایک قول کے مطابق اس کا نام یحییٰ ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ شدید ضعیف ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے، ایک جگہ کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح الحدیث ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ یہ فطر سے کتنا قریب ہے، ابو طالب نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ اجلح اور مجالد متقارب ہیں، اجلح منکر روایات کے علاوہ بھی روایت کرتا ہے۔

ابو داود نے کہا کہ احمد نے اس کی حدیث بیان کی ہے۔

عجلی نے اسے ثقہ قرار دیا ہے۔

امام ابو حاتم فرماتے ہیں کہ یہ قوی نہیں ہے، اس کی حدیث احتجاج کئے بغیر لکھی جائے گی۔

ابو داود نے کہا کہ ضعیف ہے۔

امام نسائی نے کہا کہ یہ ضعیف ہے، اس کا نظریہ غلط تھا، تشیع میں اسراف کرتا تھا، کوئی خاص نہیں ہے۔

یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں کہ اس کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ یہ شیعہ مسلک سے تعلق رکھتا تھا لیکن سچا تھا، میں نے اس کی کوئی منکر روایت حد سے گزرتے ہوئے نہیں دیکھی، مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے، البتہ یہ کوفہ کہ شیعوں میں سے ایک تھا، میرے نزدیک یہ مستقیم الحدیث صدوق ہے۔

جوزجانی فرماتے ہیں کہ یہ راوی مفتری ہے۔

اسحاق بن موسیٰ نے اپنی سند کے ساتھ اجلح کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ہم نے یہ بات سن رکھی ہے کہ جو شخص بھی حضرت ابو بکرؓ یا حضرت عمرؓ کی شان میں گستاخی کرتا ہے وہ یا تو فقر میں مبتلا ہو جاتا ہے یا قتل ہو کر مارا جاتا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ یہ شیعہ ہے، سخت ضعیف ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا صدوق شیعہ راوی ہے۔

یہ راوی جن روایات کو نقل کرنے میں منفرد ہے ان میں سے ایک یہ روایت ہے:

"جب دو مسلمان ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کی مغفرت ہو جاتی ہے"۔

احمد بن منیع (۲)

روی عن: اسباط بن محمد، اسحاق بن عیسی ابن الطباع، اسحاق بن یوسف الازرق، اسماعیل بن علیہ، الحسن بن سوار، الحسن بن موسی الاشیب، الحسین بن محمد المروذی، حماد بن خالد الخیاط، داود بن الزبرقان، روح بن عبادہ، زید بن الحباب، سریج بن النعمان الجوہری، سفیان بن عیینہ، ابو بدر شجاع بن الولید السکونی، عباد بن عباد المہلبی، عباد بن العوام، عبداللہ بن المبارک، عبدالعزیز بن ابو حازم المدنی، عبدالقدوس بن بکر بن خنیس، عبدالملک بن عبدالعزیز التمار، عبیدہ بن حمید، علی بن عاصم الواسطی، علی بن ہاشم بن البرید، عمرو بن الہیثم بن قطن القطعی، فضل بن دکین، قران بن تمام الاسدی، کثیر بن ہشام، محمد بن الحسن بن ابو یزید الہمدانی، محمد بن خازم الضریر، محمد بن عبداللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن عبداللہ الانصاری، محمد بن عبید الطنافسی، محمد بن میسر ابو سعد الصاغانی، محمد ابن یزید الواسطی، مروان بن شجاع الجزری، مروان ابن معاویہ الفزاری، معاویہ بن عمرو الازدی، نضر بن اسماعیل، ہاشم بن القاسم، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، یحیی بن اسحاق السیلحینی، یحیی بن زکریا ابن ابو زائدہ، یحیی بن واضح، یزید بن ہارون، یعقوب بن الولید المدنی، ابو بکر بن عیاش۔

روی عنہ: بخاری کے سوا سب جماعت، احمد بن علی ابن المثنی ابو یعلی الموصلی، اسحاق بن ابراہیم بن جمیل، جعفر بن احمد بن نصر الحافظ، حسین بن محمد بن زیاد القبانی، حسین (غیر منسوب)، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، عبد

---

(۲)۔ تاریخ الکبیر بخاری ۲/۶ح۱۵۰۸، الجرح والتعدیل ۲/۷۷، الثقات ۸/۲۲، تاریخ بغداد ۶/۷۷ح۳۰۸۶ ۲۷۸۶، معجم المشتمل ص ۶۱ح۸۸، تہذیب الکمال ۱/۴۹۵ح۱۱۴، تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۴۱، سئیر اعلام النبلاء ۱۱/۴۸۳، العبر ۱/۴۴۲، الکاشف ۱/۲۰۴ح۹۲، تذہیب ۱/۲۰۵ح۱۱۴، تقریب التہذیب ۱/۶۸ح۱۱۵، تہذیب التہذیب ۱/۸۰ح۱۴۴، الوافی بالوفیات ۸/۱۹۲ح۱۲۸۲۔

اللہ بن محمد بن عبید بن ابو الدنیا، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، قاسم بن زکریا المطرز، محمد بن احمد بن محمد الشطوی، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن اسحاق السراج، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن ہارون الحضرمی، یحیی بن محمد بن صاعد۔

جرح وتعدیل

یہ ۱۶۰ ھجری میں پیدا ہوئے۔

ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے والد اور ابوزرعہ نے اس سے لکھا ہے، میرے والد نے کہا صدوق ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

مسلمہ بن قاسم اور السجزی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی اور صالح جزرہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ثقہ صاحب مسند اور امام ہے۔

ابن حجر نے اسے دسویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی کہا ہے۔

ان کی وفات 244 ھجری میں ہوئی۔

اسحاق بن منصور الکوسج (۳)

روی عن: احمد بن محمد بن حنبل، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن سلیمان الرازی، بشر بن شعیب بن ابی حمزہ، بشر ابن عمر الزہرانی، بہلول بن مورق، جعفر بن عون، حیان بن ہلال، حجاج بن منہال، حسین ابن علی الجعفی، حکم بن نافع، حماد بن اسامہ، حیوہ بن شریح الحمصی، روح بن عبادہ، زکریا بن عدی، سعید بن عامر الضبعی، سعید بن ابی مریم المصری، سفیان بن عیینہ، سلیمان بن داود الطیالسی، سلیمان بن عبد الرحمن، صالح بن رزیق العطار، ضحاک بن مخلد

---

(۳) ۔ تاریخ الکبیر ۱/۴۰۴ ح ۱۲۹۱، الجرح والتعدیل ۲/۲۳۴ ح ۸۲۵، الثقات ۷/۱۱۸، ثقات ابن شاہین ص ۳۵ ح ۶۴، تاریخ بغداد ۷/۳۸۵ ح ۳۳۳۹، معجم المشتمل ص ۷۷ ح ۱۵۷، تاریخ دمشق ۸/۲۸۱ ح ۶۷۵، تہذیب الکمال ۲/۴۷۴ ح ۳۸۳، تذکرۃ الحفاظ ۲/۵۲۴، سیر اعلام النبلاء ۱۲/۲۵۸، الکاشف ۱/۲۳۹ ح ۳۲۲، تذہیب التہذیب ۱/۳۳۶ ح ۳۸۴، الوافی بالوفیات ۸/۲۷۷ ح ۱۵۵۵، تہذیب التہذیب ۱/۲۳۷ ح ۴۷۱، تقریب التہذیب ۱/۱۵۲ ح ۳۸۸۔

النبیل، عبد اللہ بن بکر السہمی، عبد اللہ بن نمیر، عبد الاعلی بن مسہر الغسانی، عبد الرحمن بن مہدی، عبد الرزاق بن ہمام، عبد الصمد بن عبد الوارث، عبد القدوس بن الحجاج، عبد الکبیر بن عبد المجید، عبد الملک بن عمرو العقدی، عبد الوہاب بن عطاء، عبید اللہ بن عبد المجید الحنفی، عبید اللہ بن موسی، عفان بن مسلم، علی بن معبد بن شداد، عمر بن سعد الحفری، عمرو بن الربیع بن طارق، عیسی بن المنذر الحمصی، کثیر بن ہشام، محمد ابن بکر البرسانی، محمد بن جہضم، محمد بن کثیر الصنعانی، محمد بن المبارک الصوری، محمد بن یوسف الفریابی، معاذ بن ہشام الدستوائی، مغیرہ بن سلمہ المخزومی، مہنا بن عبد الحمید، نضر بن شمیل المازنی، ہارون بن اسماعیل الخزاز، ہشام بن عبد الملک الطیالسی، ہشام بن عمار الدمشقی، وکیع ابن الجراح، وہب بن جریر بن حازم، یحیی بن حماد الشیبانی، یحیی بن سعید القطان، یحیی بن صالح الوحاظی، یزید بن عبد ربہ الجرجسی، یزید بن ہارون، یعقوب بن ابراہیم بن سعد۔

روی عنہ: ابوداود کے سوا جماعت نے، ابراہیم بن اسحاق الحربی، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، ابو حامد احمد بن حمدون الاعمشی، احمد بن سہل بن بحر نیشاپوری، ابو عمرو احمد بن محمد بن احمد الحیری نیشاپوری، اسحاق ابن ابراہیم بن اسماعیل القاضی البستی، حسن بن محمد بن جابر وکیل ابی عمرو الخفاف، عبد اللہ بن احمد بن حنبل، عبد اللہ بن ابی داود، ابوزرعہ عبید اللہ بن عبد الکریم الرازی، ابو حاتم محمد بن ادریس الرازی، ابو میسرہ محمد ابن الحسین بن ابی العلاء الہمذانی، ابو بکر محمد بن علی ابن اخت مسلم بن الحجاج، محمد بن موسی الاصم، ابو الوفاء المؤمل بن الحسن بن عیسی، یعقوب بن سلیمان الاسفرایینی۔

جرح وتعدیل

صالح بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ جب ان کو پتہ چلا کہ اسحاق بن منصور ان کے بیان کردہ مسائل کی روایت خراسان میں کرتے ہیں اور پھر اس پر دراہم ودینار لیتے ہیں تو ابن حنبل اس بات پر غضب ناک ہوئے کہ یہ شخص مجھ سے مسائل پوچھ کر ان کو بیان کرنے کی اجرت لیتا ہے۔ تو میں نے (صالح) نے ان سے کہا کہ ابو نعیم فضل بن دکین تو حدیث بیان کرنے کی اجرت لیتا ہے، تو ابن حنبل نے کہا کہ میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا۔ صالح بیان کرتے ہیں کہ پھر جب اسحاق بن منصور دوبارہ بغداد آئے تو ابن حنب کی طرف آئے اور ان سے داخل ہونے کی اجازت مانگی، تب ابن حنبل نے ان سے اس حوالے سے کوئی بات نہ کی۔

مسلم نے کہا کہ ثقہ مامون ہے، اصحاب الحدیث کے آئمہ میں سے ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

امام حاکم نے کہا کہ آئمہ اصحاب الحدیث میں سے ہے۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ فقیہ عالم ہے، ابن حنبل اور اسحاق بن راہو یہ سے مسائل کی روایت کی۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہے، واسع العلم ثقہ عالموں میں سے ایک ہے، امام فقیہ، حافظ حجت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ گیارہویں طبقہ کا ثقہ ثبت راوی ہے۔

ان کی وفات نیشاپور میں ۲۵۱ ھجری میں ہوئی۔

بشر بن المفضل بن لاحق الرقاشی (٤)

روی عن: اسماعیل بن امیہ، برد بن سنان، بشیر بن میمون الشقری، حاتم بن ابی صغیرہ، حجاج بن ابی عثمان الصواف، حمید الطویل، خالد بن ذکوان، خالد بن مہران الحذاء، داود بن ابی ہند، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ، سعید بن ایاس الجریری، سعید بن ابی عروبہ، سعید بن یزید، سلمہ بن علقمہ، سہیل بن ابی صالح، شعبہ بن الحجاج، صخر بن جویریہ، عاصم بن کلیب، عاصم بن محمد بن زید العمری، عبداللہ بن بجیر، عبداللہ بن شبرمہ، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبداللہ بن عون، عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبداللہ بن مطر، عبدالخالق بن سلمہ الشیبانی، عبدالرحمان بن اسحاق المدنی، عبدالرحمان بن حرملہ الاسلمی، عبدالعزیز بن ابی سلمہ الماجشون، عبیداللہ بن عمر العمری، علی بن زید بن جدعان، عماریہ بن غزیہ، عمر بن عبداللہ مولیٰ غفرہ، عمران بن مسلم القصیر، عوف الاعرابی، غالب القطان، قرۃ بن خالد، محمد

---

(٤)۔ طبقات ابن سعد ۹/۲۹۱ ح ۴۱۴۴، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/۵۹، سؤالات ابن محرز ۱/۱۰۸ ح ۵۰۳، ۲/۱۸۶ ح ۶۱۴، علل احمد ۲/۱۸۹ ح ۱۹۵۸، تاریخ الکبیر ۲/۸۴ ح ۱۷۶۹، المعرفہ والتاریخ، الثقات ۶/۹۷، مشاہیر علماء الامصار ص ۱۹۲ ح ۱۲۷۶، علل دارقطنی ۴/۱۱۳، ۴/۳۹، ثقات ابن شاہین ص ۷۴ ح ۱۲۴، تہذیب الکمال ۴/۱۴۸ ح ۷۰۷، تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۰۹، سیر اعلام النبلاء ۹/۳۶، الکاشف ۱/۲۶۹ ح ۵۹۴، تذہیب التہذیب ۲/۳۲ ح ۷۰۹، تحفۃ التحصیل ص ۳۸، جامع التحصیل ح ۶۱، تہذیب التہذیب ۱/۴۳۰ ح ۸۴۶، تقریب التہذیب ۱/۲۵۵ ح ۷۱۰۔

بن زید بن المہاجر، محمد بن عجلان، محمد بن المنکدر، مفضل بن لاحق، ہشام الدستوائی، یحییٰ بن ابی اسحاق الحضرمی، یحییٰ بن سعید الانصاری، یونس بن عبید۔

روی عنہ: احمد بن حنبل، احمد بن المقدام العجلی، اسحاق بن ابراہیم بن حبیب الشہید، اسحاق بن راہویہ، اسماعیل بن مسعود الجحدری، بشر بن الحکم نیشاپوری، بشر بن معاذ العقدی، حامد بن عمر البکراوی، حماد بن اسامہ، حمید بن مسعدہ، خلیفہ بن خیاط، زیاد بن یحییٰ الحسانی، سریج بن یونس، عبداللہ بن عبدالوہاب الحجبی، عبدالرحمان بن المبارک العیشی، عبیداللہ بن عمر القواریر، عثمان بن ابی شیبہ، عفان بن مسلم، علی بن المدینی، عمرو بن علی، عیسیٰ بن ابراہیم البرکی، فضیل بن حسین الجحدری، مالک بن عبدالواحد المسمعی، محمد بن ابراہیم بن صدران، محمد بن احمد بن نافع العبدی، محمد بن ابی بکر المقدمی، محمد بن زیاد الزیادی، محمد بن عبداللہ بن بزیع، محمد بن عبداللہ الرقاشی، محمد بن عبدالملک بن ابی الشوارب، محمد بن ہشام بن ابی خیرہ السدوسی، محمد بن یحییٰ بن فیاض الزمانی، مسدد بن مسرہد، نصر بن علی الجہضمی، ہشام بن عبدالملک الطیالسی، وہب بن بقیہ الواسطی، یحییٰ بن خلف الجوباری، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یعقوب بن ابراہیم الدورقی۔

جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے، یہ عثمانی تھا۔

معاویہ بن صالح نے یحییٰ بن معین سے پوچھا کہ بصرہ کے شیوخ میں سے کون ثبت ہے تو انہوں نے کہا کہ بشر بن المفضل اور دوسروں کے نام بھی لئے۔

ابن محرز نے سوال کیا کہ بصرہ میں ثقہ لوگ کون سے ہیں تو انہوں نے جواب دیا، حماد بن زید، خالد بن الحارث، عبدالوارث، بشر بن المفضل، یزید بن زریع، اسماعیل بن علیہ اور معاذ بن معاذ۔

ابن محرز نے علی بن مدینی کو کہتے سنا: عبداللہ بن محمد بن ابی فروہ نے بیان کیا کہ میں نے بشر بن المفضل سے زیاد ثبت نافع کی کتاب میں کوئی نہیں دیکھا۔

محمد بن عبدالرحیم نے علی بن المدینی کے حوالے سے کہا کہ روزانہ چار سو رکعت نماز پڑھتے تھے، ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے، جب ان کے سامنے جہمیہ کا ذکر کیا جاتا تو کہتے کہ ان کا تذکرہ مت کرو، یہ کافروں کی طرح ہیں۔

ابو بکر الاسدی نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ بصرہ میں ثبت کی انتہا پر تھا۔

اثرم نے عبداللہ بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ثقہ ہے۔

عبداللہ بن حنبل نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ بشر بن المفضل نے طاوس سے صرف ایک حدیث کے علاوہ نہیں سنا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، ثبت الحدیث اور حسن الحدیث ہے، صاحب سنت ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دار قطنی نے کہا کہ ثقات میں سے ہے، دار قطنی نے کہا کہ بشر نے ہشام بن عروہ سے وہ حدیث نہیں سنی جس میں نبی ﷺ نے سفر میں روزہ رکھنے کے حوالے سے بات کی ہے۔

بزار نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حفاظ و اعلام میں سے ایک تھا، امام حافظ مجود ہے، ثقہ امام، حافظ، عابد، حجت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ آٹھویں طبقہ کا ثقہ ثبت عابد راوی ہے۔

اس کی وفات 186 ھجری میں ہوئی۔

جعفر بن عون(۵)

---

(۵)۔ طبقات ابن سعد ۵۱۹/۸ ح ۳۵۶۰، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۸۶/۲، تاریخ دارمی ص ۸۵ ح ۲۱۳، علل احمد ح ۵۰۸۱، ۵۵۹۸، تاریخ الکبیر ۲ / ۱۹۷ ح ۲۱۷۹، ثقات العجلی ۲۷۰/۱ ح ۲۲۵، الجرح والتعدیل ۲ /۴۸۵ ح ۱۹۸۱، الثقات ۱۴۱/۶، مشاہیر علماء الامصار ص ۲۰۹ ح ۱۳۸۰، تقریب الثقات ص ۳۰۹ ح ۲۴۷۱، ثقات ابن شاہین ص ۵۶ ح ۱۶۹، تہذیب الکمال ۷۰/۵ ح ۹۴۸، الکاشف ۱ /۲۹۵ ح ۷۹۶، سیر اعلام النبلاء ۹ / ۴۳۹، تذہیب التہذیب ۱۴۹/۲ ح ۹۴۹، تہذیب التہذیب ۵۷۲/۱ ح ۱۱۱۷، تقریب التہذیب ۳۳۲/۱ ح ۹۵۶ (اردو ۱۴۱/۱ ح ۹۴۸)۔

روی عن: ابراہیم بن مسلم الہجری، اجلح بن عبداللہ الکندی، اسماعیل بن ابی خالد، بشیر بن المہاجر، ربیعہ بن عثمان التیمی، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی عروبہ، سفیان الثوری، سلیمان بن فیروز الشیبانی، سلیمان الاعمش، شقیق بن ابی عبداللہ، عبدالرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی، عبدالرحمان بن عبداللہ المسعودی، عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج، عتبہ بن عبداللہ المسعودی، عمرو بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، عمرو بن مروان النخعی، مسعر بن کدام، نعمان بن ثابت (ابو حنیفہ)، ہشام بن سعد، ہشام بن عروہ، یحییٰ بن سعید الانصاری۔

روی عنہ: ابراہیم بن عبداللہ العبسی، ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، احمد بن سلیمان الرہاوی، احمد بن عثمان بن حکیم الاودی، احمد بن الفرات الرازی، احمد بن محمد بن حنبل، احمد بن منصور الرمادی، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن منصور الکوسج، اسماعیل بن ابی حارث البغدادی، جعفر بن محمد بن عمران الثعلبی، حسن بن صباح البزار، حسن بن علی بن عفان العامری، حسن بن علی الخلال الحلوانی، حسین بن الجنید الدامغانی، حسین بن عیسیٰ البسطامی، حسین بن منصور بن جعفر نیشاپوری، زہیر بن حرب، سلیمان بن سیف الحرانی، عبداللہ بن سعید الاشج، عبداللہ بن محمد بن شاکر، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ (ابو بکر)، عبدالاعلیٰ بن واصل بن عبدالاعلیٰ، عبدالرحمان بن محمد بن سلام الطرسوسی، عبدالعزیز بن معاویہ القرشی، عبد بن حمید الکشی، عبدہ بن عبداللہ الصفار، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علی بن عبداللہ المدینی، علی بن محمد الطنافسی، محمد بن احمد بن ابی المثنیٰ، محمد بن اسماعیل بن علیہ، محمد بن اسماعیل الاحمسی، محمد بن بشار بندار، محمد بن عبدالوہاب بن حبیب الفراء، محمد بن عثمان بن مخلد الواسطی، محمد بن العلاء، محمد بن ہشام المروزی، موسیٰ بن عبدالرحمان المسروقی، ہارون بن عبداللہ الحمال، یوسف بن موسیٰ القطان۔

جرح وتعدیل

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا ہے کہ ثقہ ہے۔

ابن حنبل نے کہا عابد تھے۔ ان میں کوئی حرج نہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں

ذہبی نے کہا کہ ثقہ امام حافظ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

حمید بن مسعدۃ البصری(٦)

روی عن: اسماعیل بن علیہ، انیس بن سوار الجرمی، بشر بن المفضل، جعفر بن سلیمان الضبعی، حارث بن وجیہ، حرب بن میمون الاصغر، حسان بن ابراہیم الکرمانی، حصین بن نمیر، حماد بن زید، حمید بن الاسود، خالد بن الحارث، ربعی بن علیہ، زہیر بن الهنید، زیاد بن الربیع، سفیان بن حبیب، سلیم بن اخضر، سہل بن اسلم، عبدالوارث بن سعید، عبدالوہاب بن عبدالمجید الثقفی، عبیداللہ بن شمیط بن عجلان، فضل بن العلاء، قاسم بن بلج، محمد بن حمران، محمد بن راشد التمیمی، محمد بن زیاد العنبری، محمد بن ابی عدی، مرحوم بن عبدالعزیز العطار، معتمر بن سلیمان، نائل بن نجیح الحنفی، نوح بن قیس، وکیع بن محرز، یزید بن زریع، یونس بن ارقم۔

روی عنہ: بخاری کے سوا تمام جماعت نے، ابراہیم بن اسحاق الانماطی، ابراہیم بن جعفر بن محمد الاشعری، ابراہیم بن یوسف بن خالد الهسنجانی، احمد بن جعفر بن نصر الجمال الرازی، اسحاق بن ابراہیم بن نصر نیشاپوری، اسحاق بن ابراہیم بن یونس المنجنیقی، جعفر بن احمد بن محمد بن الصباح الجرجرائی، جعفر بن محمد بن الحسن الفریابی، حسن بن محمد بن دکہ الاصبہانی، حسین بن اسحاق التستری، زکریا بن یحییٰ الساجی، عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی، عبداللہ بن محمد بن ناجیہ، عبدان بن احمد الاہوازی، عبیداللہ بن عبدالکریم الرازی، قاسم بن زکریا المطرز، قاسم بن محمد البرتی، محمد بن ابراہیم بن الحزوز، محمد بن ادریس السامی السرخسی، محمد بن جریر الطبری، محمد بن جعفر بن محمد الاشعری، محدم بن عبدالرحیم البزاز، موسیٰ بن ہارون الحافظ۔

جرح وتعدیل

ابوحاتم رازی نے کہا کہ صدوق تھا، ابوحاتم رازی نے اس سے احادیث بھی روایت کی ہیں۔

---

(٦)۔ الجرح والتعدیل ٣/٢٢٩ح١٠٠٧، طبقات المحدثین باصبہان ٢/١٩٦ح١٤٩، الثقات ٨/١٩٧، معجم المشتمل ص ١١٢ ح٣٠٧، تہذیب الکمال ٧/٣٩٥ح١٥٣٨، الکاشف ١/٣٥٥ح١٢٥٧، تذہیب التہذیب ٣/٤٣ح١٥٥٥، تہذیب التہذیب ٢/٢٣١ح١٨٤٢، تقریب التہذیب ١/٥٢٩ح١٥٦٨۔

ابوالشیخ نے کہا کہ قاضی عبدالملک بن ابی شوارب کے کاتب تھے اصفہان آئے اور احادیث بیان کیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ صدوق ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ دسویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

ان کی وفات ۲۴۴ ھجری میں ہوئی۔

خالد بن ذکوان (۷)

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں، ابن محرز نے یحییٰ بن معین سے سوال کیا کہ یہ حدیث ربیع بنت معوذؓ بیان کرتا ہے جو کہ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے بیان کی ہے تو یحییٰ نے جواب دیا کہ ہاں، تو پوچھا کہ یہ آپ کو زیادہ پسند ہے یا عبداللہ بن محمد بن عقیل تو کہا کہ عبداللہ تو ہلاک ہونے والا ہے اور اگر یہ بھی اس کی طرح ہوتا تو ہلاک ہی ہوتا مگر اس میں کوئی حرج نہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ مجھے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے زیادہ پسند ہے۔

بخاری نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابوحاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے، قلیل الحدیث ہے، اس کا محل صدق ہے۔

---

(۷)۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/۱۴۳، تاریخ دارمی ص ۱۰۵ ح ۳۰۴، سؤالات ابن محرز ۱/۸۲ ح ۲۵۶، ۱/۱۱۳ ح ۵۴۴، ۲/۸۱ ح ۱۸۴، تاریخ الکبیر ۳/۱۴۷ ح ۵۰۴، الجرح والتعدیل ۳/۳۲۹ ح ۱۴۷۵، الثقات ۴/۲۰۵، مشاہیر علماء الامصار ص ۱۲۲ ح ۷۲۸، الکامل ابن عدی ۳/۴۱۷، تہذیب الکمال ۸/۶۰ ح ۱۶۰۸، میزان الاعتدال ۲/۴۱۱ ح ۲۴۲۳ (اردو ۲/۴۶۹ ح ۲۴۲۳)، دیوان الضعفاء ص ۱۱۰ ح ۱۲۱۲، الکاشف ۱/۳۶۴ ح ۱۳۱۷، تذہیب التہذیب ۳/۷۹ ح ۱۶۲۶، تہذیب التہذیب ۲/۲۶۸ ح ۱۹۲۸، تقریب التہذیب ۲/۱۲۱ ح ۱۶۳۹۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ کثیر الحدیث نہیں ہے، مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہوگا۔

ذہبی نے کہا کہ ثقہ ہے، ایک جگہ کہا کہ صالح الحدیث ہے۔ ذہبی کہتے ہیں کہ مجھے یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ ابن عدی نے کس حوالے سے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق راوی ہے۔

ربیع بنت معوذ

یہ صحابیہ ہیں۔

شریک بن عبداللہ النخعی (۸)

---

(۸) ۔ طبقات ابن سعد ۸/۹۹۴ ح ۳۳۸۱، تاریخ یحییٰ بروایت الدوری ۲/۲۵۰، تاریخ دارمی ص ۵۹ ح ۸۵، ص ۶۰ ح ۸۸، ۸۹، ص ۲۴۲ ح ۹۴۸، علل ابن مدینی ص ۲۲، ۷، علل احمد فہرست ۴/۱۸۶، تاریخ الکبیر ۴/۲۳۷ ح ۲۶۴۷، ثقات العجلی ۱/۴۵۳ ح ۷۲۷، بیان الاوہام ابوالحسن القطان ۳/۱۲۲، سؤالات الآجری ص ۱۷۳ ح ۹۱، ۹۴، المعرفۃ والتاریخ ۲/۱۶۸، اخبار القضاء لوکیع ۳/۱۴۹، ضعفاء العقیلی ۲/۱۹۳ ح ۷۱۸، الجرح والتعدیل ۴/۳۶۵ ح ۱۶۰۲، علل ابن ابی حاتم فہرست ۷/۳۰۱، المراسیل ابن ابی حاتم ص ۹۱ ح ۳۳۱، الثقات ۶/۴۴۴، المجروحین ۲/۲۵۵ (ترجمہ محمد بن عبیداللہ العرزمی)، تاریخ واسط فہرست ص ۳۱۰، الکامل ابن عدی ۵/۱۰ ح ۸۸۸، ثقات ابن شاہین ح ۵۵۲، سنن دارقطنی ۱/۳۴۵، علل دارقطنی ۱/۲۴۰، تاریخ بغداد ۱۰/۳۸۴ ح ۴۹۱۷، التمہید ابن عبدالبر ۱/۳۳، المحلیٰ ۱۰/۳۳۳، تہذیب الکمال ۱۲/۴۶۲ ح ۲۷۳۶، سیر اعلام النبلاء ۸/۲۰۰، دیوان الضعفاء ص ۱۸۷ ح ۱۸۷۸، المغنی ۱/۴۶۸ ح ۲۷۶۴، من تکلم فیہ وہو موثق ص ۲۶۲ ح ۱۶۰، الکاشف ۱/۴۸۵ ح ۲۲۷۶، میزان الاعتدال (اردو ۳/۳۶۷ ح ۳۷۰۲)، مراسیل للعلائی ح ۲۸۵، المختلطین للعلائی ص ص ۵۷ ح ۴۶، تذہیب التہذیب ۴/۲۷۲ ح ۲۷۷۶، التبیین ص ۳۳ ح ۳۴، نہایۃ الاغتباط ص ۱۷۰ ح ۵۲، مدلسین ابوزرعہ ص ۵۸ ح ۲۸، مراسیل للعلائی ح ۲۸۵، تحفۃ التحصیل ص ۱۴۷، تہذیب التہذیب ۳/۱۶۰ ح ۳۲۶۰، تقریب التہذیب ۲/۳۸۸ ح ۲۸۰۲، تعریف اہل التقدیس ص ۳۳ ح ۵۶، کواکب النیرات ص ۲۵۰ ح ۳۲، اسماء المدلسین ص

روی عن: ابراہیم بن جریر بن عبداللہ البجلی، ابراہیم بن مہاجر، اسماعیل بن ابی خالد، اشعث بن سوار، اشعث بن ابی الشعثاء، بیان بن بشر البجلی، ثابت بن ابی صفیہ المالی، ثابت بن ہرمز الحداد، جابر الجعفی، جامع بن ابی راشد، جامع بن شداد، جبریل بن احمر، حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن زید الانصاری، حبیب بن ابی عمرہ، حجاج بن ارطاۃ، حر بن الصباح، حریث بن ابی مطر، حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس، حکیم بن جبیر، خالد بن علقمہ، خصیف بن عبدالرحمان الجزری، داود بن ابی عوف، داود بن یزید الاودی، راشد بن کیسان، رکین بن ربیع، زبید الیامی، زیاد بن علاقہ، زیاد بن فیاض، سالم الافطس، سلمہ بن تمام الشقری، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، سماک بن حرب، شبیب بن غرقدہ، شعبہ بن الحجاج، صالح بن صالح بن حی، صلت بن بہرام، ضرار بن مرہ الشیبانی، طارق بن عبدالرحمان، طریف ابی سفیان السعدی، طلحہ بن یحییٰ طلحہ بن عبیداللہ، عاصم بن بہدلہ، عاصم بن سلیمان الاحول، عاصم بن عبیداللہ، عاصم بن کلیب، عباس بن ذریح، عبداللہ بن ابی جمیلہ الطہوی، عبداللہ بن شبرمہ، عبداللہ بن شریک العامری، عبداللہ بن عصیم، عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن محمد بن عقیل، عبدالاعلیٰ بن عامر، عبدالرحمان بن الاصبہانی، عبدالعزیز بن رفیع، عبدالکریم بن مالک الجزری، عبدالکریم بن ابی المخارق البصری، عبدالملک بن عمیر، عبداللہ بن عمر، عثمان بن حکیم الانصاری، عثمان بن ابی زرعہ، عثمان بن عاصم، عثمان بن عبداللہ بن موہب، عثمان بن عمیر، عطاء بن السائب، علی بن الاقمر، علی بن بذیمہ، عمار الدہنی، عمارہ بن القعقاع بن شبرمہ، عمر بن عامر الانصاری، عمرو بن عبداللہ السبیعی (ابو اسحاق)، عمران مسلم بن ریاح الثقفی، عمران بن مسلم الجعفی، عوف الاعرابی، علاء بن عبدالکریم، عیاش العامری، غنام بن طلق بن معاویہ النخعی، قیس بن وہب، لیث بن ابی سلیم، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن جحادہ، محمد بن سعد الانصاری، محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، محمد بن عبدالرحمان مولیٰ آل طلحہ، مخارق الاحمسی، مختار بن یزید، مخول بن راشد، مسلم بن سالم، مقدام بن شریح بن ہانی، منصور بن المعتمر، مہاجر ابی الحسن، میمون ابی حمزہ الاعور، ہشام بن عروہ، ہلال الوزان، یزید بن ابی زیاد، یعلیٰ بن عطاء الطائفی، ابو الحسناء الکوفی، ابو ربیعہ الایادی، ابو عمر المنبہی، ابو ہاشم الرمانی۔

---

۵۸ ح ۲۴، تدلیس الدمینی ص ۲۷۴، معجم المدلسین ابن طلعت ص ۲۴۸ ح ۱۷، الفتح المبین ص ۷۵، معجم من رمی بالتدلیس ص ۳۶۰ ح ۱۱۸، مرویات المختلطین فی الصحیحین ص ۱۰۳۔

روی عنہ: ابراہیم بن سعد الزہری، ابراہیم بن ابی العباس، ابراہیم بن مہدی، اسحاق بن ابی اسرائیل، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع، اسحاق بن منصور السلولی، اسحاق بن یوسف الازرق، اسماعیل بن ابان الوراق، اسماعیل بن موسیٰ الفزاری، اسود بن عامر شاذان، بشر بن الولید الکندی قاضی، ثابت بن موسیٰ، جبارہ بن المغلس، جعفر بن حمید الکوفی، حاتم بن اسماعیل المدنی، حجاج بن محمد، حسن بن بشر البجلی، حسین بن حسن الاشقر، حسین بن محمد المروذی، حماد بن اسامہ، خلف بن ہشام البزار المقریء، خلیل بن عمرو البغوی، داود بن عمرو الضبی، ربیع بن نافع الحلبی، زکریا بن عدی، سعید بن سلیمان الواسطی، سلم بن قتیبہ، سلمہ بن تمام الشقری، سلیمان بن داود الطیالسی، سلیمان بن داود الزہرانی، سوید بن سعید الحدثانی، شجاع بن الولید السکونی، شریح بن مسلمہ التنوخی، صالح بن نصر بن مالک الخزاعی، طلق بن غنام النخعی، عباد بن العوام، عبداللہ بن صالح العجلی، عبداللہ بن عامر الزرارہ، عبداللہ بن عون الہلالی الخراز، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبدالرحمان بن شریک بن عبداللہ النخعی، عبدالرحمان بن شیبہ الجدی، عبدالرحمان بن مصعب القطان، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالرحمان بن ہانیء النخعی، عبدالرحمان بن واقد الواقدی، عبدالرحیم بن عبدالرحمان بن محمد المحاربی، عبدالسلام بن حرب الملائی، عبدالمنعم بن ادریس بن سنان، عثمان بن حکیم الاودی، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علی بن الجعد الجوہری، علی بن حجر المروزی، علی بن حکیم الاودی، علی بن قادم، عمرو بن عون الواسطی، عمران بن ابان الواسطی، غسان بن الربیع، فضل بن دکین، فضل بن موسیٰ السینانی، فضیل بن عبدالوہاب القناد، قتیبہ بن سعید، مالک بن اسماعیل النہدی، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن جعفر بن زیاد الورکانی، محمد بن الحسن بن الزبیر الاسدی، محمد بن خالد بن عبداللہ الواسطی، محمد بن سعید الاصبہانی، محمد بن سلیمان لوین، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن الطفیل النخعی، محمد بن عبداللہ بن الزبیر الزبیری، محمد بن عبید المحاربی، محمد بن عمر بن الرومی، محمد بن عیسیٰ بن الطباع، محمد بن یزید الواسطی، منصور بن ابی مزاحم، منصور بن ابی نویرہ العلاف، نضر بن عربی، ہاشم بن القاسم، ہشام بن عبدالملک الطیالسی، ہشیم بن بشیر، ہناد بن السری، ہیثم بن جمیل الانطاکی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن آدم، یحییٰ بن ابی بکیر الکرمانی، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن عبدالحمید الحمانی، یزید بن ہارون، یعقوب بن ابراہیم بن سعد الزہری، یونس بن محمد المودب۔

جرح وتعدیل

یہ ۹۵ ہجری میں خراسان کے قصبہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ ان کا دادا جنگ قادسیہ میں شریک ہوئے تھے۔ ابو جعفر منصور نے ان کو بلا کر کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کو کوفہ کا قاضی بناؤں، انہوں نے عرض کی امیر المومنین! مجھے اس اہم ذمہ داری سے معاف رکھیں، اس نے کہا میں آپ کو اس سے معاف نہ کروں گا۔ آپ کو کوفے کا قاضی بننا پڑے گا۔ آپ نے پھر بھی انکار ہی کیا۔ بالآخر مجبوراً قاضی بنا دیے گئے۔ اس عہدے پر ہمیشہ قائم رہے، یہاں تک کہ ابو جعفر نے وفات پائی۔ اور اس کی جگہ مہدی خلیفہ ہوا۔ اس نے پہلے تو ان کو اس عہدے پر قائم رکھا، پھر معزول کر دیا۔

عبدالسلام بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے دریافت کیا کہ کیا آپ اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جانا پسند کریں گے، تو انہوں نے دریافت کیا کہ کون؟ میں نے جواب دیا مالک بن مغول تو انہوں نے فرمایا وہ شخص میرا بھائی نہیں ہے جو علی اور عمار پر تنقید کرتا ہو۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ نصر بن مجدر نے یہ بات بیان کی ہے میں اس وقت وہاں موجود تھا جب شریک کو لایا گیا ان کے ساتھ ابو امیہ بھی تھا، ابو امیہ نے مہدی کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا کہ شریک نے اعمش کے حوالے سے ان کی سند کے ساتھ حضرت ثوبانؓ کا یہ بیان نقل کیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"تم قریش کے لئے اس وقت تک ٹھیک رہو، جب تک وہ ٹھیک رہتے ہیں، لیکن جب وہ حق کو چھوڑ کر بھٹک جائیں تو تم تلواریں اپنی گردنوں پر رکھ لو اور پھر قوم کے بڑے حصے کو ہلاک کر دو"۔

مہدی نے دریافت کیا کہ کیا تم نے یہ حدیث بیان کی ہے انہوں نے جواب دیا جی نہیں! تو ابو امیہ بولے مجھ پر یہ بات لازم ہو گی کہ میں بیت اللہ تک پیدل چل کر جاؤں اور میرا تمام مال صدقہ ہو جائے، اگر میں نے یہ حدیث ان صاحب کی زبانی نہ سنی ہو، شریک نے کہا کہ مجھ پر بھی یہی کچھ لازم ہو گا اگر میں نے اسے یہ حدیث بیان کی ہو، تو گویا مہدی ان سے راضی ہو گیا، اس پر ابو امیہ نے کہا کہ اے امیر المومنین آپ کے پاس علی ہیں، اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ میرے جسم پر جو کپڑے ہیں، تو مہدی نے کہا ٹھیک ہے میں بھی اس طرح حلف اٹھا لیتا ہوں، جس طرح اس نے حلف اٹھایا ہے، پھر اس نے کہا شراب پینے والے کے لئے بربادی ہے، اس کی مراد اعمش تھی جو منصف نامی مشروب پیا کرتے تھے، اگر مجھے اس کی قبر کی جگہ پتہ چل جائے، تو میں اسے جلوا دوں گا، تو شریک نے کہا وہ کوئی یہودی نہیں تھا، وہ ایک نیک آدمی تھا۔ اس نے کہا کیا وہ زندیق تھا؟ شریک نے جواب دیا کہ زندیق کی کچھ

علامات ہوتی ہیں وہ باجماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتا، وہ گانے بجانے والوں کے ساتھ بیٹھتا ہے اور شراب پیتا ہے، مہدی نے کہا اللہ کی قسم! میں تمہیں قتل کردوں گا تو شریک نے کہا اللہ تعالیٰ تمہیں خون کی بیماری کی آزمائش میں مبتلا کرے گا، مہدی نے کہا اسے باہر نکال دو انہیں باہر نکال دیا گیا تو سپاہیوں نے ان کے کپڑے پھاڑ دیئے اور ان کی ٹوپی کو چیر دیا۔

وکیع نے کہا کہ میں نے شریک کے قاضی بننے کے بعد اس کی کوئی روایت نہیں لکھی۔

علی بن خشرم نے حفص کے حوالے سے شریک کا یہ قول نقل کیا ہے کہ جب نبی ﷺ کا وصال ہو گا اور مسلمانوں نے حضرت ابو بکر کو خلیفہ بنالیا تو اگر مسلمانوں کو یہ علم ہوتا کہ ان کے اندر کوئی ایسا شخص ہے جو ان سے افضل ہے تو وہ لوگ اس کی پیروہ کرتے، پھر حضرت ابو بکر نے حضرت عمر کو خلیفہ بنایا تو انہوں نے اس کے مطابق حق اور عدل کو قائم کیا جب ان کا آخری وقت آیا تو انہوں نے چھ آدمیوں کی شوریٰ بنادی تو انہوں نے حضرت عثمان پر اکتفاء کیا، اگر انہیں اس بات کا علم ہوتا کہ ان کے درمیان حضرت عثمان سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص ہے تو وہ لوگ اس کی پیروی کرتے۔

عبد اللہ بن ادریس کو جب اس بات کا پتہ چلا تو انہوں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ کے لئے مخصوص ہے، جس نے اس کے ذریعے حفص کا نقطہ نظر بیان کیا، اللہ کی قسم! یہ شیعہ ہے، بے شک شریک شیعہ ہے، یہ بات پھر روایت کی گئی ہے، ایک مرتبہ کچھ لوگوں نے شریک کی موجودگی میں حضرت معاویہ کا ذکر کیا تو وہ کہا گیا کہ وہ بڑے بردبار آدمی تھے، تو شریک نے کہا ایسا شخص کیسے بردبار ہو سکتا ہے جو حق سے منہ موڑلے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ کرے۔

عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ شریک کی نقل کردہ احادیث کی کوئی حیثیت نہیں۔ سعدویہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن مبارک کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ شریک نامی شخص اہل کوفہ کی حدیث کے بارے میں سفیان سے زیادہ علم رکھتا تھا۔ **عبد اللہ بن مبارک کہتے ہیں کہ جب شریک کو قاضی بنادیا گیا تو سفیان نے یہ کہا تھا کہ ایسے شخص کو انہوں نے خراب کردیا ہے۔**

ابراہیم بن سعید الجوہری کہتے ہیں کہ شریک نے چار سو احادیث میں غلطی کی ہے۔

ابو توبہ حلبی کہتے ہیں کہ ہم رملہ میں موجود تھے، لوگوں نے یہ بحث شروع کردی کہ اس وقت سب سے بہترین شخص کون ہے؟ تو کچھ لوگوں نے کہا کہ ابن لہیعہ، کچھ نے کہا امام مالک، ہم نے عیسیٰ بن یونس سے اس بارے میں دریافت کیا، جو اس دوران ہمارے پاس آگئے تھے تو انہوں نے کہا کہ اس وقت سب سے بہترین شخص شریک ہے، یہ ان دونوں زندہ تھے۔

منصور کہتے ہیں کہ مین نے شریک کو یہ کہتے سنا ہے کہ کسی موقع و محل کی مناسبت سے جواب نہ دینا دل کو پگھلا دیتا ہے۔

ابراہیم کہتے ہیں کہ میں نے شریک سے کہا کہ ایسے شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو یہ کہتا ہے کہ کسی کو کسی دوسرے پر فضیلت نہیں دیتا تو شریک نے جواب دیا وہ احمق ہے کیونکہ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کو فضیلت دی عطا کی گئی ہے۔

شریک نے یہ بھی کہا ہے کہ حضرت علی کو حضرت ابو بکر پر صرف وہ شخص فضیلت دے گا، جو مذاق اڑانا چاہ رہا ہو گا۔

ابو داود رہاوی نے شریک کا یہ قول نقل کیا ہے کہ حضرت علی سب سے بہترین بشر ہیں جو شخص اس کا انکار کرتا ہے وہ کفر کا مرتکب ہو جاتا ہے۔

ہیثم بن خالد کہتے ہیں کہ میں نے شریک کو سنا، ان کے سامنے یہ بات ذکر کی گئی کہ عبداللہ بن ادریس نے نبیذ کو حرام قرار دیا ہے، تو وہ بولے وہ پاگل آدمی ہے خود بھی احمق ہے، اور اس کا باپ بھی احمق تھا، اس کا باپ یہاں امیر عیسیٰ بن موسیٰ کے بچوں کو پڑھایا کرتا تھا۔ امام شعبی نے اس کے چچا سے یہ کہا تھا کہ تم اس وقت تک نہیں مرو گے جب تک پاگل نہیں ہو جاؤ گے، تو اس کا انتقال اس وقت تک نہیں ہوا، جب تک اس کے سر میں داغ نہیں لگائے گئے۔

علی بن یحییٰ بن سعید نے اس کا ضعیف ہونا روایت کیا ہے۔

ابن مثنیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ یا عبدالرحمان کو شریک کے حوالے سے کوئی روایت نقل کرتے ہوئے نہیں سنا۔

محمد بن یحییٰ بن عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے شریک کے اصول میں اختلاط دیکھا ہے۔

عبد الجبار بن محمد کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید سے کہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ آخری عمر میں شریک اختلاط کا شکار ہو گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ تو شروع سے ہی اختلاط کا شکار تھا۔

عمرو بن فلاس کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نہ شریک سے روایت کرتے تھے اور نہ ہی اسرائیل سے، جبکہ عبد الرحمان بن مہدی دونوں سے روایت کرتے تھے۔

عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں کہ میں نے کبھی کسی کو اپنے علم میں شریک سے زیادہ متقی نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ مامون ثبت تھا، کثیر الحدیث تھا غلطیاں کرتا تھا۔

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو فرماتے سنا کہ شریک مکہ میں آئے تو مجھے ان کے آنے کی خبر دی گئی، تو میں نے کہا، اگر وہ میرے سامنے بھی ہوتے تو میں ان سے کسی چیز کے متعلق نہ پوچھتا اور یحییٰ نے انہیں سخت ضعیف قرار دیا۔

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ اس کا دادا امام حسینؓ کا قاتل تھا۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ عبد الرحمان نے شریک کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔ معاویہ بن ابو صالح نے یحییٰ بن معین کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ صدوق اور ثقہ ہے اور جب یہ کسی مستند راوی کے خلاف روایت نقل کرے تو دوسرا راوی ہمارے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہو گا۔ ابو یعلیٰ کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ شریک نامی راوی ثقہ ہے، البتہ یہ غلطی کرتا ہے اور متقن نہیں ہے اور یہ خود کو سفیان اور شعبہ تک لے جاتا ہے۔ عثمان بن سعید دارمی نے یحییٰ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ابو اسحاق کے بارے میں شریک ہمارے نزدیک اسرائیل سے زیادہ محبوب ہے۔

عبد الرحمان بن شریک کہتے ہیں کہ میرے والد کے پاس دس ہزار مسائل تھے جو جابر الجعفی سے منقول تھے اور دس ہزار غریب روایات تھیں۔

احمد بن حنبل نے کہا کہ ابو اسحاق کے بارے میں شریک نامی راوی زہیر سے زیادہ ثبت ہے۔ معاویہ بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد سے شریک کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ وہ عقل مند تھا، علم حدیث کا ماہر تھا، فتنہ پروروں اور اہل بدعت کا شدید مخالف تھا، اس نے بہت پہلے ابو اسحاق سے احادیث کا سماع کیا تھا، میں نے ان سے دریافت کیا کہ اسرائیل اس سے زیادہ ثبت ہے انہوں نے جواب دیا جی ہاں ! تو میں نے دریافت کیا تو پھر آپ اس سے استدلال کیوں نہیں کرتے ؟ انہوں نے جواب دیا تم اس کے بارے میں میرے

رائے مجھ سے دریافت نہ کرو، میں نے دریافت کیا کہ کیا اسرائیل سے استدلال کیا جاسکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! میری زندگی کی قسم!

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ شریک سے روایت کرنے میں حسن بن صالح سب سے زیادہ ثبت اور شریک اس بات کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ وہ کیسے احادیث بیان کر رہا ہے۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ صدوق سئی الحفظ ہے۔

محمد بن عثمان بن ابی ابو شیبہ نے اپنی سند کے ساتھ علی بن قادم کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ عتاب اور ایک شخص شریک کے پاس آئے تو لوگوں نے اس سے کہا کہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ آپ شک کرتے ہیں تو انہوں نے کہا اے احمق میں کیسے شک کر سکتا ہوں؟ جب کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں حضرت علی کے ساتھ ہوتا اور میری تلوار میرے ہاتھ میں ان کے دشمنوں کے خون سے رنگی ہوئی ہوتی۔

عجلی کہتے ہیں کہ ثقہ حسن الحدیث ہے، جس نے اس کے قاضی بننے کے بعد سماع کیا اس کا سماع اختلاط کا ہے۔

بخاری نے کہا کہ کثیر الغلط ہے۔

ابو حاتم رازی کہتے ہیں کہ شریک صدوق ہے اور یہ میرے نزدیک ابوالاحوص سے زیادہ محبوب ہے، البتہ اس سے غلطیاں منقول ہیں، **اس کا حافظہ آخر میں خراب ہو گیا تھا۔** اس نے عمرو بن مرہ سے کچھ نہیں سنا۔

ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میں نے امام ابو زرعہ سے شریک کے بارے میں دریافت کیا کہ کیا اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے تو انہوں نے فرمایا کہ اس نے بکثرت احادیث نقل کی ہیں لیکن یہ وہم کا شکار ہو جاتا ہے، اور بعض اوقات غلطی کر جاتا ہے تو فضل نے ان سے کہا کہ شریک نے واسط میں کچھ ایسی روایات نقل کی ہیں جو باطل ہیں تو امام ابو زرعہ نے کہا کہ تم انہیں باطل نہ کہو۔

آجری نے ابو داود کے حوالے سے بیان کیا کہ ثقہ خطاء کرنے والا ہے۔ آجری نے ابو داود کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک کا قول بھی نقل کیا ہے کہ کوفہ میں سفیان سے زیادہ حدیث کا عالم شریک تھا۔

صالح جزرہ نے کہا کہ جب یہ قاضی بنا تو اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔

طبری نے کہا کہ فقیہ اور عالم تھا۔

نسائی نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ انہیں اخیر عمر میں اختلاط ہو گیا تھا، متقدمین سے ان کا سماع جو واسط میں تھا اس میں اختلاط نہیں ہے جیسا کہ یزید بن ہارون اور اسحاق الازرق وغیرہ، جبکہ کوفہ میں جنہوں نے اس سے سماع کیا اس میں کثیر الاوہام ہے۔

امام دار قطنی کہتے ہیں کہ شریک جس روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو، اس میں قوی شمار نہیں ہو گا۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ثقہ ہے۔

خطیب بغدادی نے یزید بن ہارون کا قول ذکر کیا کہ میں کوفہ میں گیا اور وہاں میں نے مسعر بن کدام اور شریک کے علاوہ کسی کو تدلیس کرتے نہیں دیکھا۔

ابن عبد البر نے یزید بن ہارون کے حوالے سے کہا کہ مدلس ہے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ بعض کذابوں نے اسے مرفوع حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ بظاہر ایسا نہیں ہے کیونکہ شریک اس بات کے قطعی طور پر معتقد نہیں ہوں گے کہ حضرت علی انبیاء سے بھی بہتر ہیں، زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ مراد لیا ہو کہ وہ اپنے وقت میں سب سے بہترین بشر تھے۔ اور اس میں شبہ نہیں کہ اپنے ایام خلافت میں وہ سب سے بہترین بشر تھے۔

ذہبی کہتے ہیں کہ ابن عدی نے شریک کے حالات میں چھ ورق لکھے ہیں۔

اس کی نقل کردہ منکر روایات میں سے ایک روایت وہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ سیدہ عائشہؓ کے سے روایت کی ہے:

"سیدہ عائشہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا کہ میں عورت کو رخصتی اس وقت کرواؤں، جب کہ اس نے مہر میں سے کوئی بھی چیز اپنے قبضہ میں نہیں لی تھی"۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ حضرت بریدہؓ کے حوالے سے یہ روایت مرفوع حدیث کے طور پر نقل کی ہے:

"ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے اور علی میرا وصی اور وارث ہے"۔

ذہبی کہتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی ہے، شریک اس کا احتمال نہیں رکھتا۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ شریک ۹۵ ہجری میں پیدا ہوا تھا، میں نے ان سے دریافت کیا حضرت علی اور حضرت عثمان کے بارے میں ان کا نقطہ نظر کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم۔

سفیان بن عبدالملک بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے حضرت زید بن ثابت کی نقل کردہ اس حدیث کے بارے میں سوال کیا، وہ یہ کہتے ہیں کہ جس سودے میں بری الذمہ ہونے کے بارے میں کہا گیا ہو، اسے ہر عیب سے پاک ہونا چاہئیے تو انہوں نے جواب دیا کہ شریک نے اس روایت کو اس سے مختلف طور پر نقل کیا ہے، جس طرح یہ اس کی تحریر میں موجود ہے، ہمیں اس حدیث کو کوئی اصل نہیں ملتی۔

ذہبی کہتے ہیں کہ شریک علم کا بڑا برتن تھا، اسحاق الازرق نے اس سے نو ہزار احادیث نوٹ کی ہیں، امام مسلم نے شریک کے حوالے سے متابعت کے طور پر روایت نقل کی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ صدوق کثیر الخطاء تھا جس کا حافظہ کوفہ کا قاضی بننے کے بعد خراب ہو گیا تھا۔ آٹھویں طبقہ کا ہے۔

علائی نے کہا کہ تدلیس کرتا تھا۔ اس نے عمرو بن مرہ سے کچھ نہیں سنا۔

شعبہ بن الحجاج[9]

روی عن: ابان بن تغلب، ابراہیم بن عامر بن مسعود، ابراہیم بن محمد المنتشر، ابراہیم بن مسلم الہجری، ابراہیم بن مہاجر، ابراہیم بن میسرۃ، ابراہیم بن میمون، ازرق بن قیس، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن رجاء الزبیدی، اسماعیل بن سمیع، اسماعیل بن عبدالرحمان السدی، اسماعیل بن علیہ، اسود بن قیس، اشعث بن سوار، اشعث بن ابی الشعثاء، اشعث بن عبداللہ بن جابر الحدانی، انس بن سیرین، ایوب بن ابی تمیمہ السختیانی، ایوب بن موسیٰ القرشی، بدیل بن میسرہ العقیلی، برید بن ابی مریم السلولی، بسطام بن مسلم، بشیر بن ثابت، بکیر بن عطاء، بلال، بیان بن بشر،

---

(۹) ۔ طبقات ابن سعد ۹/۲۸۰ ح ۴۱۱۱ (۶/۲۰۱)، تاریخ یحییٰ بروایت الدوری ۲/۲۵۲، تاریخ دارمی (فہرست ص ۲۷۱)، سؤالات ابن طہمان (فہرست ص ۱۳۹)، علل بن المدینی (فہرست ص ۴۴۷)، علل احمد (فہرست ۴/۱۸۶)، تاریخ الکبیر ۴/۲۴۴ ح ۲۶۷۸، ثقات العجلی ۱/۴۵۶ ح ۷۲۸، سؤالات الآجری (فہرست ۲/۳۴۵)، جامع ترمذی ح ۲۹۰۸، المعرفہ والتاریخ ۲/۲، ۳/۱۰۳/۲۸۳، الجرح والتعدیل ۴/۳۶۹ ح ۱۶۰۹، المراسیل ص ۹۱ ح ۱۴۴، علل ابن ابی حاتم (فہرست ۷/۳۰۱)، الثقات ۶/۴۴۶، مشاہیر علماء الامصار ص ۲۰۷ ح ۱۳۹۹، سنن دار قطنی ۲/۲۸۳، علل دار قطنی ۵/۴۶۸، ۶/۲۳۲، حلیۃ الاولیاء ۷/۱۴۴، تاریخ بغداد ۱۰/۳۵۳ ح ۴۷۸۳، تہذیب الکمال ۱۲/۴۷۹ ح ۲۷۳۹، سیر اعلام النبلاء ۷/۲۰۲، تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۹۳، الکاشف ۱/۴۸۵ ح ۲۲۷۸، تذہیب التہذیب ۴/۲۷۶ ح ۲۷۷۹، تحفۃ التحصیل ص ۱۴۷، مراسیل للعلائی ح ۲۸۶، الوافی بالوفیات ۱۶/۹۱ ح ۵۴۱۳، تہذیب التہذیب ۳/۱۶۴ ح ۳۲۶۳، تقریب التہذیب ۲/۳۹۱ ح ۲۸۰۵، التدلیس المیینی ص ۴۵۰، معجم المدلسین ابن طلعت ص ۲۵۱ ح ۲۷، الاکلیل ص ۵۲ ح ۲۴۱، معجم من رمی بالتدلیس ص ۳۶۲ ح ۱۱۹۔

توبہ العنبری، توبہ ابی صدقہ، ثابت بن اسلم البنانی، ثابت بن ہرمز الحداد، ثویر بن ابی فاختہ، جابر الجعفی، جامع بن شداد، جبلہ بن سحیم، جعدہ بن ابن ام ہانی، جعفر بن محمد الصادق، جعفر بن ابی وحشیہ، جلاس، حاتم بن ابی صغیرہ، حاضر بن المہاجر، حبیب بن ابی ثابت، حبیب بن الزبیر، حبیب بن زید الانصاری، حبیب بن الشہید، حجاج بن عاصم، حجاج بن الورد، حر بن صیاح، حرب بن شداد، حسن بن عمران، حسین المعلم، حصین بن عبدالرحمان، حکم بن عتیبہ، حماد بن ابی سلیمان، حمزہ الضبی، حمید بن نافع، حمید بن ہلال، حمید الطویل، حیان الازدی، خالد الحذاء، خبیب عبدالرحمان، خلید بن جعفر، خلیفہ بن جعفر، داود بن فراہیج، داود بن ابی ہند، داود بن یزید الاودی، ربیع بن لوط، ربیعہ بن ابی عبدالرحمان، رکین بن ربیع، زبید الیامی، زکریا بن ابی زائدہ، زیاد بن علاقہ، زیاد بن فیاض، زیاد بن مخراق، زید بن الحواری العمی، زید بن محمد بن زید العمری، سعد بن ابراہیم، سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ، سعید بن ابی بردہ بن ابی موسیٰ الاشعری، سعید بن ابی سعید المقبری، سعید بن مسروق الثوری، سعید بن یزید، سعید الجریری، سفیان الثوری، سفیان بن حسین، سلم بن عطیہ، سلمہ بن کہیل، سلیمان بن عبدالرحمان، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سلیمان الشیبانی، سماک بن حرب، سماک بن الولید الحنفی، سہیل بن ابی صالح، سوادہ بن عبید العجلی، سیار بن سلامہ الریاحی، سیار ابی الحکم، شرقی البصری، شعیب بن الحبحاب، صالح بن درہم، صالح بن صالح بن حی، صدقہ بن یسار، ضرار بن مرۃ الشیبانی، طارق بن عبدالرحمان البجلی، طلحہ بن مصرف، طلحہ بن نافع، عاصم بن بہدلہ، عاصم بن سلیمان الاحول، عاصم بن عبیداللہ، عاصم بن کلیب، عامر الاحول، عباس الجریری، عبداللہ بن بشر الخثعمی، عبداللہ بن دینار، عبداللہ بن ابی السفر الہمدانی، عبداللہ بن صبیح، عبداللہ بن عبداللہ بن جبر الانصاری، عبداللہ بن عون، عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، عبداللہ بن المختاری، عبداللہ بن ابی نجیح، عبداللہ بن ہانیء بن الشخیر، عبداللہ بن یزید الصہبانی، عبداللہ بن یزید النخعی، عبدالاعلیٰ بن عامر، عبدالاکرم بن ابی حنیفہ، عبدالحمید صاحب الزیادی، عبدالخالق بن سلمہ، عبد ربہ بن سعید الانصاری، عبدالرحمان الاصبہانی، عبدالرحمان بن ثروان، عبدالرحمان بن القاسم بن محمد، عبدالعزیز بن رفیع، عبدالعزیز بن صہیب، عبدالملک بن عمیر، عبدالملک بن میسرہ الزراد، عبدالوارث بن ابی حنیفہ، عبدہ بن ابی لبابہ، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک، عبیداللہ بن عمر، عبیداللہ بن ابی یزید، عبید ابی الحسن، عبیدہ بن معتب الضبی، عتاب مولیٰ ہرمز، عثمان بن عاصم الاسدی، عثمان بن عبداللہ بن موہب، عثمان بن غیاث، عثمان البتی، عدی بن ثابت، عطاء بن السائب، عطاء بن ابی مسلم الخراسانی، عطاء بن ابی

میمونہ، عقبہ بن حریث، عقیل بن طلحہ السلمی، عکرمہ بن عمار الیمامی، علقمہ بن مرثد، علی بن الاقمر، علی بن بذیمہ، علی بن زید بن جدعان، علی بن مدرک، علی ابی الاسد الحنفی، عمار بن عقبہ العبسی، عمارہ بن ابی حفصہ، عمر بن سلیمان العمری، عمر بن محمد بن زید العمری، عمرو بن ابی حکیم، عمرو بن دینار، عمرو بن عامر الانصاری، عمرو بن مرہ، عمرو بن یحییٰ بن عمارہ، عمران بن مسلم الجعفی، عمیر بن یزید الخطمی، عوام بن حوشب، عوف الاعرابی، عون بن ابی جحیفہ، علاء بن عبدالرحمان، علاء ابن اخی شعیب بن خالد الرازی، عیاض ابو خالد البجلی، عیینہ بن عبدالرحمان بن جوشن، غالب التمار، غالب القطان، غیلان بن جامع، غیلان بن جریر، غیلان بن عبداللہ الواسطی، فرات القزاز، فراس بن یحییٰ الہمدانی، فرقد السبخی، فضیل بن فضالہ القیسی، فضیل بن میسرہ، قاسم بن ابی بزہ، قاسم بن مہران، قتادہ بن دعامہ، قرہ بن خالد السدوسی، قیس بن مسلم، لیث بن ابی سلیم، مالک بن انس، مالک بن عرفطہ، (صحیح یہ ہے کہ خالد بن علقمہ ہے)، مجالد بن سعید، مجزاۃ بن زاہر، محارب بن دثار، محل بن خلیفہ، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن جحادہ، محمد بن زیاد الجمحی، محمد بن سیف الازدی، محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب، محمد بن عبدالجبار الانصاری، محمد بن عبدالرحمان بن سعد بن زرارہ، محمد بن عبدالرحمان مولیٰ آل طلحہ، محمد بن عبدالرحمان الانصاری، محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب، محمد بن قیس الاسدی، محمد بن ابی المجالد (کہا جاتا ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی المجالد ہے)، محمد بن مرہ القرشی، محمد بن مسلم المکی، محمد بن المنکدر، مخارق الاحمسی، مخول بن راشد، مستمر الریان، مسعر بن کدام، مسلم بن یناق ابی الحسن، مسلم الاعور، مسلم القری، مشاش البصری، معاویہ بن قرہ المزنی، معبد بن خالد، مغیرہ بن مقسم الضبی، مغیرہ بن النعمان النخعی، مقدام بن شریح بن ہانی، منصور بن زاذان، منصور بن عبدالرحمان الاشل، منصور بن المعتمر، منہال بن عمرو، مہاجر ابی الحسن، موسیٰ بن انس بن مالک، موسیٰ بن ابی عائشہ، موسیٰ بن عبداللہ الجہنی، موسیٰ بن عبیدہ الربذی، موسیٰ بن ابی عثمان، میسرہ بن حبیب، نعمان بن سالم، نعیم بن ابی ہند، ہاشم بن بلال، ہشام بن زید بن انس بن مالک، ہشام بن عروہ، ہشام الدستوائی، واصل الاحدب، واقد بن محمد بن زید العمری، ورقاء بن عمر الیشکری، ولید بن حرب، ولید بن العیزار، یحییٰ بن ابی اسحاق الحضرمی، یحییٰ بن الحصین الاحمسی، یحییٰ بن سعید بن حیان التیمی، یحییٰ بن سعید الانصاری، یحییٰ بن ابی سلیم الفزاری، یحییٰ بن عبداللہ الجابر، یحییٰ بن عبید البہرانی، یحییٰ بن ابی کثیر، یحییٰ بن میمون العطار، یحییٰ بن ہانیء بن عروہ، یحییٰ بن یزید الہنائی، یزید بن حمید الضبعی، یزید بن خمیر الشامی، یزید بن ابی زیاد، یزید بن خالد الدالانی، یزید ابی خالد (جو کہ دالانی کے علاوہ ہے)، یزید الرشک، یعقوب بن عطاء بن ابی

رباح، یعلیٰ بن عطاء، یونس بن خباب، یونس بن عبید، ابواسحاق السبیعی، ابواسرائیل الجشمی، ابو بکر بن ابی الجہم، ابو بکر بن حفص، ابو بکر بن محمد بن زید العمری، ابو بکر بن المنکدر، ابو جعفر الفراء، ابو جعفر مؤذن، ابو جمرۃ الضبعی، ابو الجودی الشامی، ابوالحسن، ابوحمزہ الازدی، ابو حمزہ القصاب، ابو شعیب، ابو شمر الضبعی، ابو ضحاک، ابو عمران الجونی، ابو عنبس الاکبر، ابو عنبس الاصغر، ابو عون الثقفی، ابو فروہ الہمدانی، ابو فیض الشامی، ابو مختار الاسدی، ابو مؤمل، ابو نعامہ السعدی، ابو ہاشم الرمانی، ابو یعفور العبدی، شمیسہ العتکیہ۔

روی عنہ: ابراہیم بن سعد الزہری، ابراہیم بن طہمان، ابراہیم بن المختار الرازی، آدم بن ابی ایاس، اسد بن موسیٰ، اسماعیل بن علیہ، اسود بن عامر شاذان، اشعث بن عبداللہ السجستانی، امیہ بن خالد، ایوب السختیانی، بدل بن المحبر، بشر بن ثابت، بشر بن عمر الزہرانی، بشر بن المفضل، بقیہ بن الولید، بکر بن عیسیٰ الراسبی، بہز بن اسد، توبہ بن علوان البصری، جراح بن ملیح البہرانی، جریر بن حازم، حبان بن ہلال، حجاج بن محمد الاعور، حجاج بن منہال الانماطی، حجاج بن نمیر الفساطیطی، حرمی بن عمارہ، حسن بن صالح بن حی، حسن بن موسیٰ الاشیب، حفص بن عمر الحوضی، حکم بن عبداللہ العجلی، حماد بن اسامہ، حماد بن مسعدہ، خالد بن الحارث، داود بن ابراہیم الواسطی، داود بن الزبرقان، داود بن المحبر، ربیع بن یحییٰ الاشنانی، روح بن عبادہ، ریحان بن سعید، زافر بن سلیمان، زید بن الحباب، زید بن ابی الزرقاء الموصلی، سعد بن ابراہیم الزہری، سعد بن شعبہ بن الحجاج، سعید بن الربیع الہروی، سعید بن سفیان الجحدری، سعید بن عامر الضبعی، سفیان الثوری، سفیان بن حبیب، سلم بن قتیبہ، سلیمان بن حرب، سلیمان الاعمش، سمیدع بن واہب، سہل بن بکار، سہل بن حماد الدلال، سہل بن یوسف، شبابہ بن سوار، شریک بن عبداللہ النخعی، شعیب بن بیان الصفار، شعیب بن حرب، شعیب بن محرز بن شعیث، ضحاک بن مخلد، عاصم بن علی بن عاصم الواسطی، عباد بن آدم البصری، عبداللہ بن ادریس، عبداللہ بن حمران الاموی، عبداللہ بن رجاء الغدانی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن مسلمہ القعنبی، عبدربہ بن نافع الحناط، عبدالرحمان بن غزوان، عبدالرحمان بن مہدی، عبدالسلام بن مطہر، عبدالصمد بن عبدالوارث، عبدالعزیز بن ابی رزمہ، عبدالملک بن ابراہیم الجدی، عبدالملک بن الصباح، عبیداللہ الاشجعی، عبید بن سعید الاموی، عبید بن عقیل الہلالی، عثمان بن جبلہ بن ابی رواد، عثمان بن عمر بن فارس، عصمہ بن سلیمان الخزاز، عفان بن مسلم الصفار، عفیف بن سالم الموصلی، عقبہ ب خالد السکونی، علی بن الجعد الجوہری، علی بن حفص المدائنی، علی بن نصر الجہضمی، عمرو بن حکام الازدی، عمرو بن محمد بن ابی رزین، عمرو بن مرزوق، عمرو بن

الہیثم، عیسیٰ بن یونس، فضل بن دکین، فضل بن عنبسہ، قبیصہ بن عقبہ، قرہ بن حبیب القنوی، کثیر بن ہشام، کدام بن مسعر بن کدام، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن بکر البرسانی، محمد بن جعفر غندر، محمد بن سواء السدوسی، محمد بن عبداللہ الانصاری، محمد بن ابی عدی، محمد بن عرعرہ، محمد بن کثیر العبدی، مسکین بن بکیر الحرانی، مسلم بن ابراہیم، معاذ بن معاذ العنبری، مؤرج بن عمرو السدوسی، موسیٰ بن اسماعیل، موسیٰ بن الفضل، نضر بن شمیل، ہاشم بن القاسم، ہانی ءبن یحییٰ السلمی، ہشام بن عبدالملک الطیالسی، ہشیم بن بشیر، ورقاء بن عمر الیشکری، وضاح بن حسان التنوخی، وکیع بن الجراح، ولید بن عبدالرحمان الجارودی، ولید بن نافع، وہب بن جریر بن حازم، یحییٰ بن ابی بکیر، یحییٰ بن حماد، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن عباد، یحییٰ بن کثیر العنبری، یزید بن زریع، یزید بن ہارون، یعقوب بن اسحاق الحضرمی، یوسف بن یعقوب الضبعی، ابو جاریہ العبدی، ابو خالد الاحمر، ابو داود الطیالسی، ابو عامر العقدی۔

جرح وتعدیل

شعبہ اپنی تحریر پر کم اعتبار کرتے تھے اور اس کے بارے میں اپنے بیٹے کو وصیت کی کہ میرے بعد اس کو دھو دینا۔ جب تک آپ ایک حدیث کو بار بار نہیں سنتے تھے تب تک اس پر اعتماد نہیں کرتے تھے اور نہ اس کو بیان کرتے تھے۔

شعیب بن حرب بیان کرتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا کہ سماع کے بغیر کسی کے حوالے سے بیان حدیث میرے لیے زناکاری سے بہتر ہے۔ بشر بن عمر نے ان کا یہ قول نقل کیا ہے کہ سماع کے بغیر بات کرنے سے زیاد پسند مجھے آسمان یا کسی محل سے زمین پر چھلانگ لگا دینا ہے۔

عبدالرحمان بن مہدی نے شعبہ کا قول نقل کیا کہ صرف اس حدیث "عن قتادہ عن انس سووا صفوفکم" کی سماعت کے بارے میں مشکوک ہوں، نیز انہوں نے یہ کہا کہ ایک حدیث کے علاوہ تمام حدیثوں کے بارے میں بیان کرنے والے نے مجھ سے کہا کہ میں نے اس حدیث کا سماع کیا ہے۔

حماد بن زید فرماتے ہیں کہ شعبہ کے علاوہ حدیث کے بارے میں مجھ پر اعتراض کرنے والی کی مجھے کوئی پرواہ نہیں کیونکہ وہ فن حدیث کے ماہر ہیں۔

حماد بن زید نے فرمایا کہ ایک بار ایوب نے ہم سے کہا کہ اب تمہارے سامنے حدیث کے شہسوار تشریف لائیں گے تم ان سے خوب استفادہ کرنا، پھر شعبہ آئے اور ہم نے ان سے خوب استفادہ کیا۔

ابوالولید نے شعبہ کا قول نقل کیا کہ ایک حدیث کے علاوہ میں اگر تم سے طلحہ کے واسطے سے کوئی حدیث بیان کروں تو مجھے زنداں میں ڈال دینا۔

یعقوب خضرمی کہتے ہیں کہ شعبہ نے فرمایا کہ دو حدیثوں کے علاوہ اگر تم سے کوئی علی بن یدیمہ کے سلسلہ سند سے حدیث بیان کرے تو اس کی بات مت قبول کرو۔

محمد بن منصور نے حمزہ کا قول نقل کیا ہے کہ ایک روز شعبہ نے ہم سے کہا کہ اگر میں ثقات سے حدیث بیان کرتا تو تین افراد سے احادیث بیان نہیں کرتا۔

حسن بن ولید شعبہ کا قول بیان کرتے ہیں کہ بے شمار احادیث کا سماع مجھ سے چھوٹ گیا ہے۔

سعید بن عامر الضبعی نے شعبہ کا قول بیان کیا کہ میں نے سعد بن ابراہیم سے تمام احادیث لکھ لی تھیں۔

سفیان الثوری کہتے تھے کہ شعبہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

ابن عیینہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری ملاقات شعبہ سے ہوئی، بارش میں وہ ایک گدھے پر سوار چلے آرہے تھے، میں نے دریافت کیا تو فرمایا کہ اسود بن قیس کے پاس جارہا ہوں انہوں نے کچھ احادیث فلاں سن میں بیان کیں تھیں میں یہ دیکھنا چاہتا ہوں کہ ان کو یہ اب تک یاد ہیں یا نہیں۔

قراد ابو نوح فرماتے ہیں کہ میں شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان کے پاس آتا تھا اور آپ کی پڑھائی ہوئی روایت کو ان کے پاس تحریر کرلیتا پھر امام شعبہ کے پاس آجاتا تھا اور ان حدیثوں کے بارے میں سوال کرتا تو جب آپ ان کو پڑھتے تو اس میں اور میرے پاس تحریر شدہ روایات میں کوئی فرق نہیں ہوتا تھا۔

یزید بن زریع نے کہا کہ شعبہ حدیث میں اصدق الناس ہیں۔

شافعی کہتے ہیں کہ اگر شعبہ نہ ہوتے تو عراق میں حدیث نہ جانی جاتی۔

ابن سعد نے کہا کہ آپ ثقہ، مستند، ثبت حجت اور صاحب حدیث ہیں۔

دوری نے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا کہ انہوں نے حسن بن مسلم بن یناق سے سماع نہیں کیا جبکہ مسلم بن یناق سے سماع کیا ہے۔

ابن حنبل فرماتے ہیں کہ آپ معرفت حدیث ورجال، تحقیق وطلب میں تنہا ایک امت تھے۔

ابو طالب نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ شعبہ حکم کی حدیث میں اعمش سے زیادہ ثبت ہیں، ثوری کی حدیث میں احسن ہیں، حدیث میں ان کے زمانے میں ان جیسا کوئی نہیں۔

ابن حنبل نے کہا کہ انہوں نے ابو نعامہ عمرو بن عیسیٰ بن سوید سے کچھ بھی روایت نہیں کیا، اس کے علاوہ انہوں نے طلحہ بن مصرف سے ایک علاوہ کوئی حدیث روایت نہیں کی، میرا نہیں خیال کہ شعبہ نے ابراہیم بن عبدالاعلیٰ سے کچھ سنا ہو۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ثبت ہیں اور اسماء الرجال میں کبھی کبھار خطاء کر جاتے ہیں۔

صالح بن جزرہ کہتے ہیں کہ سب سے پہلے رجال پر جنہوں نے کلام کیا وہ شعبہ ہیں ان کے بعد یحییٰ بن سعید القطان، احمد بن حنبل اور یحییٰ بن معین نے ان کی اقتداء کی۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ ابو اسحاق کے ثبت شاگرد ثوری، شعبہ اور اسرائیل ہیں اور شعبہ مجھے اسرائیل سے زیادہ پسند ہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہیں، سفیان اور شعبہ حدیث میں حجت ہیں

ابو داود نے کہا کہ شعبہ محمد بن ابی المجالد سے روایت کرتے ہیں جبکہ صحیح یہ ہے کہ یہ عبداللہ بن ابی المجالد ہے اور شعبہ نے اس میں خطاء کی ہے۔ شعبہ نے ضعفاء کی ایک جماعت مسلم الاعور، عبیداللہ العرزمی، عمرو بن عبید، موسیٰ بن عبیدہ، جابر الجعفی اور حسن بن عمار سے روایت کی ہے، شعبہ کہتے تھے کہ میرے لیے حلال نہیں ہے کہ میں حسن بن عمارہ کی حدیث بیان کروں۔

یعقوب بن سفیان نے بیان کیا کہ شعبہ نے ابو جعفر سے ایک حدیث کے علاوہ نہیں سنا۔

ابن حبان فرماتے ہیں کہ آپ نے عراق میں سب سے پہلے محدثین کے معاملات کی تحقیق کی، ضعفاء اور متروکین سے دوری اختیار کی، یہاں تک کہ آپ اس فن میں اہل علم کے نشان راوہ بن گئے، پھر اہل عراق نے آپ کی اتباع کی۔

دارقطنی نے کہا کہ رجال کے ناموں میں غلطی کر دیا کرتے تھے کیونکہ یہ متن پر زیادہ دھیان دیتے تھے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ ہیں، امیر المومنین فی الحدیث ہیں، حجت شیخ الاسلام، حافظ کبیر، امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کے ثقہ حافظ متقن ہیں، ثوری نے کہا کہ امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

آپ کی وفات ۱۶۰ ھجری میں ہوئی۔

عامر بن سعد البجلی(۱۰)

روی عن: براء بن عازب، ثابت بن ودیعہ الانصاری، جریر بن عبداللہ البجلی، سعید بن نمران الہمدانی، عقبہ بن عمرو الانصاری، قرظہ بن کعب، ابو بکر الصدیق (مرسل)، ابو قتادہ الانصاری، ابو ہریرہ۔

روی عنہ: ابراہیم بن عامر الجمحی، عیزار بن حریث، ابو اسحاق السبیعی۔

جرح وتعدیل

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس کی توثیق کی گئی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا مقبول راوی ہے۔

عبداللہ بن عون(۱۱)

---

(۱۰)۔تاریخ الکبیر ۶/۴۵۰ح۲۹۵۷، الجرح والتعدیل ۶/۳۲۱ح۱۷۹۵، الثقات ۵/۱۸۹، تہذیب الکمال ۱۴/۲۳ح۳۰۳۹، الکاشف ۱/۵۲۲ح۲۵۳۰، تذہیب التہذیب ۵/۲۵ح۳۰۸۱، الوافی بالوفیات ۱۶/۳۳۵ح۵۸۶۰، تہذیب التہذیب ۳/۳۸ح۳۵۹۱، تقریب التہذیب ۳/۱۸ح۳۱۰۷۔

(۱۱)۔ طبقات ابن سعد ۹/۲۶۱ح۴۰۶۰، تاریخ دارمی ص ۵۷ح ۴۳، تاریخ ا الکبیر ۵/۱۶۳ح۵۱۲، ثقات العجلی ۲/۴۹ح۹۴۳، الجرح والتعدیل ۵/۱۳۰ح۶۰۵، المراسیل لابن ابی حاتم ص ۱۱۳ح۱۸۵، الثقات ۷/۳، ثقات ابن شاہین ص ۱۲۴ح۶۱۶، حلیہ الاولیاء ۳/۳۷ح۲۰۴(اردو ۳/۶۱ح۲۰۴)، تہذیب الکمال ۲۹/۳۹۴ح۳۴۶۹، سیر اعلام النبلاء ۶/۳۷۵، الکاشف ۱/۵۸۲ح۲۸۹۶، تذہیب التہذیب ۵/۲۴۷ح۳۵۲۵تہذیب التہذیب ۳/۵۹۶ح۴۰۸۶، تقریب التہذیب ۳/۱۶۰ح۳۵۴۳(اردو ۱/۴۷۵ح۳۵۱۹)۔

روی عن: ابراہیم النخعی، انس بن سیرین، ثمامہ بن عبداللہ بن انس، جمیل، حسن البصری، حمید بن ہلال، رجاء بن حیوۃ، زیاد بن جبیر بن حیہ، سالم بن عبداللہ بن عمر، سعید بن جبیر، شقیق بن سلمہ، عامر الشعبی، عامر ابی رملہ، عبدالرحمان بن ابی بکرہ الثقفی، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، علی بن زید بن جدعان، عمیر بن اسحاق، عون بن ارطبان، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، مجاہد بن جبر، محمد بن سیرین، محمد بن محمد بن الاسود الزہری، مسلم القری، معاذ بن الحارث القاری (اس کا زمانہ نہیں پایا)، مکحول الشامی، موسیٰ بن انس بن مالک، نافع مولیٰ ابن عمر، ہشام بن زید بن انس بن مالک، ہلال بن ابی زینب، ابی رجاء مولیٰ ابی قلابہ، ابی سعید صاحب وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ، ابی عمران الجونی۔

روی عنہ: ابراہیم بن یزید البصری، ازہر بن سعد السمان، اسحاق بن یوسف الازرق، اسماعیل بن ابراہیم الکرابیسی، اسماعیل بن علیہ، اشہل بن حاتم، بشر بن المفضل، بکار بن محمد بن عبداللہ، حسین بن حسن البصری، حماد بن اسامہ، حماد بن زید، حماد بن مسعدہ، حمید بن الاسود، خالد بن الحارث، داود بن ابی ہند، سفیان الثوری، سلیم بن اخضر، سلیمان بن حیان الاحمر، سلیمان الاعمش، شعبہ بن الحجاج، ضحاک بن مخلد، عباد بن العوام، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن مسلم، عبدربہ بن نافع الحناط، عبدالرحمان بن حماد الشعیثی، عبدالملک بن الصباح، عبدالملک بن عبداللہ بن محمد بن سیرین، عبدالوارث بن سعید، عبدالوہاب بن عطاء، عبید الصمد، عثمان بن عمر بن فارس، عیسیٰ بن یونس، قاسم بن مالک المزنی، قریش بن انس، محمد بن عبداللہ الانصاری، محمد بن ابی عدی، معاذ بن معاذ، معاذ بن ہشام، نضر بن شمیل، نوح بن قیس، ہشیم بن بشیر، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، یحییٰ بن سعید القطان، یزید بن زریع، یزید بن ہارون۔

جرح وتعدیل

عبدالرحمان بن مہدی نے کہا کہ میں نے ابن عون سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے کہا کہ کثیر المناقب تھے جو اپ کی ثقاہت کی دلیل ہے اس لیے کہ محدثین نے اپ پر جرح کا کلام نہیں کیا۔

عیسیٰ بن یونس نے کہا کہ ہشام میں ثبت ہیں۔

علی بن مدینی نے کہا کہ اس قوم میں ایوب اور ابن عون جیسا کوئی نہیں تھا۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ ہیں۔ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثبت ہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ صالح،اہل بصرہ کا فخر تھے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہیں،انہوں نے انس بن مالک سے حدیث نہیں سنی۔

نسائی نے کہا ثقہ مامون ہیں۔

عثمان بن ابی شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام القدوہ،عالمِ بصرہ ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ چھٹے طبقہ کا علم و عمل اور عمر ایوب کے ہمعصروں میں سے ثقہ ثبت فاضل راوی ہے۔

علی بن حجر (۱۲)

روی عن: اسحاق بن نجیح الملطی،اسماعیل بن جعفر،اسماعیل بن علیہ،اسماعیل بن عیاش،ایوب بن مدرک،بقیہ بن الولید، جریر بن عبدالحمید، حجر بن ایاس السعدی، حرملہ بن عبدالعزیز بن ، حسان بن ابراہیم الکرمانی، حفص بن سلیمان، خلف بن خلیفہ، داود بن الزبرقان، ربیع بن بدر السعدی، سعدان بن یحییٰ اللخمی، سعید بن عبدالرحمان الجمحی،سفیان بن عیینہ، سلمہ بن عمرو القاضی،سوید بن عبدالعزیز، شریک بن عبداللہ،شعیب بن صفوان،صالح بن عمر الواسطی،عاصم بن سوید الانصاری،عبداللہ بن جعفر المدنی،عبداللہ بن عبدالرحمان بن یزید بن جابر،عبداللہ بن المبارک، عبدالحمید بن الحسن الہلالی، عبدالرحمان بن ابی الزناد، عبدالعزیز بن ابی حازم، عبدالعزیز بن محمد الدراوردی،عبیداللہ بن عمرو الرقی،عبیدہ بن حمید،عتاب بن بشیر الجزری، عثمان بن حصن بن عبیدہ بن علاق، علی بن مسہر،عمار بن محمد الثوری،عیسیٰ بن خالد الجرجانی،عیسیٰ بن یونس،فرج بن فضالہ، فضل بن موسیٰ السینانی،قران

---

(۱۲) ۔ تاریخ الکبیر۶/۲۷۲ح۲۳۸۱، الجرح والتعدیل ۶/۱۸۳ح۱۰۰۳، الثقات۷/۲۱۴، ۸/۴۶۸،تاریخ بغداد۱۳/۶۲ح۳۶۲۴۸، معجم المشتمل ص۱۸۸ ح۶۱۷، تاریخ دمشق ۴۱/۲۹۶ح۴۸۲۸،تہذیب الکمال ۲۰/۳۵۵ح۴۰۳۶، سیر اعلام النبلاء ۱۱/۵۰۷، تذکرۃ الحفاظ ۲/۴۵۰، الکاشف ۱/۳۶ح۳۸۹۰، تذہیب التہذیب ۶/۴۲۹ح۴۷۳۰،تہذیب التہذیب ۴/۵۷۳ح۵۵۱۳،تقریب التہذیب ۴/۹ح۴۷۳۴۔

بن تمام الاسدی، مالک بن مہران الدمشقی، محمد بن عمار بن حفص المؤذن، محمد بن یزید الواسطی، مطر بن العلاء الفزاری، معروف ابی الخطاب الخیاط، معمر بن سلیمان الرقی، ہشیم بن بشیر، ہقل بن زیاد، ہیثم بن حمید، ولید بن محمد الموقری، ولید بن مسلم، یحییٰ بن حمزہ الحضرمی، یحییٰ بن سعید الاموی، یزید بن ہارون۔

روی عنہ: بخاری، مسلم، ترمذی نسائی، ابراہیم بن اسماعیل العنبری، ابراہیم بن اورمہ، احمد بن ابی الحواری، احمد بن علی بن مسلم الابار، احمد بن المبارک المستملی، اسحاق بن ابی عمران الاسفرایینی، حسن بن شیبانی، حسن بن الطیب البلخی، حسین بن مھمد بن عبدالرحمان، عبدان بن محمد بن عیسیٰ المروزی، قیس بن مسلم البخاری، محمد بن احمد بن ابی عون، محمد بن اسحاق بن خزیمہ، محمد بن حمدویہ بن احمد المروزی، محمد بن حمدویہ بن سنجان المروزی، محمد بن عبداللہ بن ابی عون، محمد بن حمزہ المروزی، محمد بن علی الحکیم الترمذی، محمد بن کرام السجستانی، محمد بن موسیٰ الباشانی، محمد بن نعیم نیشاپوری، محمد بن یحییٰ بن خالد المروزی، محمود بن محمد المروزی، محمود بن والان العدنی۔

جرح وتعدیل

ابو عمرو المستملی نے علی بن حجر کے حوالے سے بیان کیا کہ ان کی پیدائش ۱۵۴ ھجری میں ہوئی۔

محمد بن علی بن حمزہ المروزی نے کہا کہ فاضل حافظ تھا۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ مامون حافظ تھا۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

حاکم نے کہا کہ شیخ فاضل ثقہ ہے۔

ابو بکر الاعین نے بیان کیا کہ خراسان کے شیخ تین ہیں، قتیبہ، علی بن حجر اور محمد بن مہران الرازی۔

خطیب بغدادی نے کہا کہ صادق متقن اور حافظ تھا۔

ذہبی نے کہا کہ مرو کا حافظ، علامہ حجت، ثقہ حافظ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ حافظ راوی ہے۔

اس کی وفات ۲۴۴ ھجری میں ہوئی۔

عمرو بن عبداللہ، ابو اسحاق السبیعی (۱۳)

روی عن: اربدۃ التمیمی، ارقم بن شرحبیل، اسامہ بن زید بن حارثہ (ان سے سماع نہیں کیا)، اسود بن یزید النخعی، اشعث بن قیس الکندی، اغر بن سلیک، اغرابی مسلم، انس بن مالک، براء بن عازب، یزید بن ابی مریم السلولی، جابر بن سمرۃ، جبلہ بن حارثہ، جریر بن عبداللہ البجلی، جری بن کلیب النہدی، حارث بن عبداللہ الاعور، حارثہ بن مضرب، حارثہ بن وہب الخزاعی، حبشی بن جنادہ، حمان (ابو شیخ الہنائی کے والد)، خالد بن عرفطہ العذری، خالد بن قثم بن العباس بن عبدالمطلب، خیثمہ بن عبدالرحمان الجعفی، دارم الکوفی، ذکوان بن ابی صالح السمان، ذی الجوشن رافع بن خدیج، ربیع بن براء بن عازب، زبیر بن عدی، زید بن ارقم، زید بن یثیع، سائب (والد عطاء بن السائب)، سعد بن عیاض الثمالی، سعید بن جبیر، سعید بن ذی حدان، سعید بن ابی کرب، سعید بن وہب، سلمہ بن قیس الاشجعی، سلیمان بن صرد الخزاعی، شریح بن النعمان الصائدی، شریک بن حنبل، صعصعہ بن صوحان، صلہ بن زفر، طلحہ بن مصرف، عابس بن ربیعہ، عاصم بن ضمرۃ السلولی، عاصم بن عمرو البجلی، عامر بن سعد البجلی، عامر بن

---

(۱۳) ۔ طبقات ابن سعد ۳۱۳/۸ ح ۳۲۳۸ (اردو ۲۰۲/۶)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۴۴۸/۲، سؤالات ابن محرز ۱۶۱/۱ ح ۸۹۵، علل احمد ۲۴۴/۱ ح ۳۲۲، ۴۴۲/۱ ح ۹۹۰، ۵۵۶/۱ ح ۱۳۲۶، ۴۳۹/۲ ح ۲۹۴۰، تاریخ الکبیر ۳۴۷/۶ ح ۲۵۹۴، سؤالات الآجری ۱۷۴/۱ ح ۹۵، ۲۲۵/۱ ح ۲۶۰، ۳۱۶/۱ ح ۵۲۴ ، ثقات العجلی ۱۷۹/۲ ح ۱۳۹۴، المعرفہ والتاریخ ۶۲۱/۱، ۷۵/۳، ۶۳۳/۲، ۶۳۷/۲، الجرح والتعدیل ۲۴۲/۶ ح ۱۳۴۷ (تدلیس کے حوالے سے الجرح والتعدیل ۱۶۸/۱، ۲۳۵/۱)، علل ابن ابی حاتم ۱۵۳/۲ ح ۲۷۹، المراسیل ص ۱۴۵ ح ۲۶۵، الثقات ۱۷۷/۵، علل دارقطنی ۵۰۲/۲، ۳۴۴/۵، ۲۶/۷، سؤالات السلمی ص ۱۴۷ ح ۵۱۷، الالزامات والتتبع ص ۳۶۳، معرفۃ علوم الحدیث ص ۱۰۵، سنن الکبریٰ للبیہقی ۲۱۸/۱۲، ۲۷۱/۹، حلیۃ الاولیاء ۳۳۸/۴، تہذیب الکمال ۱۰۲/۲۲ ح ۴۴۰۰، سیر اعلام النبلاء ۳۹۲/۵، تذکرۃ الحفاظ ۱۱۴/۱، ۲۳۳، میزان الاعتدال ۳۲۶/۵ ح ۶۳۹۹ (اردو ۳۲۵/۵ ح ۶۳۹۹)، المغنی ۲/ ح ۴۶۷۱، من تکلم فیہ وہو موثق ص ۵۶۹ ح ۴۰۰، الکاشف ۸۲/۲ ح ۴۱۸۵، تذہیب التہذیب ۱۶۸/۷ ح ۵۱۰۶، مجمع الزوائد ۲۸۴/۲، تحفۃ التحصیل ص ۲۴۴ ، التبیین سبط ابن عجمی ص ۴۴ ح ۵۴، مدلسین ابو زرعہ ص ۷۷ ح ۴۷، جامع التحصیل ح ۵۷۶، تہذیب التہذیب ۵۶/۵ ح ۵۹۶۰، تقریب التہذیب ۱۱۸/۴ ح ۵۱۰۰، طبقات المدلسین ص ۴۲ ح ۹۱، اسماء المدلسین ص ۷۷ ح ۴۱، تدلیس الدمیینی ص ۳۲۷، معجم المدلسین ابن طلعت ص ۳۵۳ ح ۱۲۳، فتح المبین ص ۱۱۰، معجم من رمی بالتدلیس ص ۴۸۹۔

شراحیل الشعبی، عبداللہ بن الاغر ، عبداللہ بن ابی بصیر العبدی، عبداللہ بن الحارث بن نوفل، عبداللہ بن خلیفہ الہمدانی، عبداللہ بن الخلیل الحضرمی، عبداللہ بن الزبیر بن العوام، عبداللہ بن سعید بن جبیر، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عتبہ بن مسعود، عبداللہ بن عطاء، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن قیس، عبداللہ بن مالک الہمدانی، عبداللہ بن معقل بن مقرن المزنی، عبداللہ بن وہب، عبداللہ بن یزید الخطمی، عبداللہ البہی، عبدالجبار بن وائل بن حجر، عبد خیر الہمدانی، عبدالرحمان بن ابزی، عبدالرحمان بن الاسود بن یزید النخعی، عبدالرحمان بن سعد مولیٰ ابن عمر، عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، عبدالرحمان بن یزید النخعی ، عبدہ بن حزن (یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ نصر بن حزن ہے)، عبیداللہ بن جریر بن عبداللہ البجلی، عبیدہ بن ربیعہ ، عبیدہ السلمانی، عدی بن ثابت، عدی بن حاتم الطائی، عروہ بن الجعد البارقی، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولیٰ ابن بعاس، علقمہ بن قیس النخعی (کہا جاتا ہے کہ اس سے نہیں سنا)، علی بن ربیعہ الوالبی، علی بن ابی طالب (ان سے سماع نہیں کیا)، عمارۃ بن رؤیبہ الثقفی، عمارہ بن عبد الکوفی، عمر بن سعد بن ابی وقاص، عمرو بن اوس الثقفی، عمرو بن ابی جندب، عمرو بن الحارث بن ابی ضرار، عمرو بن حبشی الزبیدی، عمرو بن حریث المخزومی، عمرو بن شرحبیل الہمدانی، عمرو بن غالب الہمدانی، عمرو بن مرہ، عمرو بن میمون الاودی، عمرو بن ذی مر الہمدانی، علاء بن عرار، عیزار بن حریث ، فروہ بن نوفل، قاسم بن عبدالرحمان بن عبداللہ بن مسعود، قاسم بن مخیمرہ، قیس بن ابی حازم، کدیر الضبی، کمیل بن زیاد، مالک بن زبید الہمدانی، مجاہد بن جبر المکی، محمد بن سعد بن ابی وقاص، محمد بن علی بن الحسین، مسروق بن الاجدع، مسلم بن نذیر، مسلم البطین، مسور بن مخرمہ، مسیب بن رافع، مصعب بن سعد بن ابی وقاص، مطر بن عکامس، معاویہ بن ابی سفیان، مغراء العبدی، مغیرہ بن شعبہ (کہا جاتا ہے کہ ان سے سماع نہیں)، مہلب بن ابی صفرہ الازدی، موسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ، ناجیہ بن کعب الاسدی، نافع مولیٰ ابن عمر، نعمان بن بشیر ، نمیر بن غریب، ہانی ء بن ہانی ء، ہبیرۃ بن یریم، ہزیل بن شرحبیل، ہلال بن یساف، وہب بن جابر الخیوانی، وہب بن عبداللہ السوائی، یحییٰ بن وثاب، ابواحوص الجشمی، ابواسماء الصیقل، ابو بردہ بن ابو موسیٰ الاشعری، ابو حبیبہ الطائی، ابو حذیفہ الارحبی، ابو حیہ بن قیس الوادعی، ابو عبداللہ الجدلی، ابو عبدالرحمان السلمی، ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود، ابو عمر البہرانی، ابو عمرو الشیبانی، ابو لیلیٰ الکندی، ابو المغیرہ البجلی۔

روی عنہ: ابان بن تغلب، ابراہیم بن طہمان، ابراہیم بن عثمان العبسی ابوشیبہ، ابراہیم بن میمون الصائغ، اجلح بن عبداللہ الکندی، اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن حماد بن ابی سلیمان، اسماعیل بن ابی خالد، اشعث بن سوار، جراح بن ملیح الرؤاسی، جریر بن حازم، حبیب بن الشہید، حجاج بن ارطاۃ، حدیج بن معاویہ، حسن بن صالح بن حی، حسین بن واقد المروزی، حکم بن عبداللہ النصری، حماد بن یحییٰ الابح، حمزہ بن حبیب الزیات، خلف بن حوشب، رقبہ بن مصقلہ، زائدہ بن قدامہ، زکریا بن ابی زائدہ، زہیر بن معاویہ، زیاد بن خیثمہ، زید بن ابی انیسہ، سعاد بن سلیمان، سعید بن سنان الشیبانی، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سلیمان بن معاذ، سہیل بن ابی صالح، سلام بن سلیم، شریک بن عبداللہ، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن خالد البجلی، شعیب بن صفوان، عبداللہ بن بشر الرقی، عبداللہ بن المختار، عبدالجبار بن العباس، عبدالرحمان بن حمید بن عبدالرحمان الرؤاسی، عبدالرحمان بن عبداللہ المسعودی، عبدالکریم بن عبدالرحمان البجلی، عبدالملک بن سعید بن ابجر، عبدالوہاب بن بخت المکی، علی بن صالح بن حی، عمارہ بن رزیق، عمر بن ابی زائدہ، عمر بن عبید الطنافسی، عمرو بن قیس الملائی، عمرو بن ابی قیس الرازی، عوام بن حوشب، غیلان بن جامع، فضیل بن غزوان، فحیل بن مرزوق، فطر بن خلیفہ، قتادہ بن دعامہ، لیث بن ابی سلیم، مالک مغول، محمد بن عجلان، مسعر بن کدام، مطرف بن طریف، مطلب بن زیاد، مغیرہ بن مسلم السراج، منصور بن المعتمر، موسیٰ بن عقبہ، ہاشم بن البرید، ہلال ابوہاشم الباہلی، ورقاء بن عمر الیشکری، وضاح بن عبداللہ بن الیشکری، یزید بن عبداللہ بن الہاد، یعقوب بن ابی المتئد، یوسف بن اسحاق بن ابی اسحاق، یوسف بن ابی اسحاق، یونس بن ابی اسحاق، ابوبکر بن عیاش، ابوحریز قاضی سجستان، ابوحمزہ الثمالی، ابوخالد الدالانی، ابومالک النخعی۔

جرح وتعدیل

ابواسحاق بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا اخیار حضرت عثمانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

سفیان بیان کرتے ہیں کہ شعبی اور ابواسحاق دونوں ایک جگہ جمع ہوئے، شعبی نے ابواسحاق سے کہا کہ اے ابواسحاق آپ مجھ سے بہتر ہیں، انہوں نے فرمایا نہیں خدا کی قسم میں آپ سے بہتر نہیں بلکہ آپ مجھ سے بہتر ہیں اور عمر میں بڑے بھی ہیں۔

زہیر کہتے ہیں کہ ابو اسحاق نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت علیؓ کے پیچھے جمعہ پڑھا، زوال شمس کے تھوڑی دیر بعد، انہوں نے حضرت علیؓ کو کھڑے ہوئے دیکھا، آپ کی داڑھی سفید تھی، ابو اسحاق سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علیؓ کو دیکھا ہے، مجھ سے میرے والد نے کہا اے عمرو! کھڑا ہو اور امیر المومنین کو دیکھ، میں نے آپ کی طرف دیکھا، آپ کی داڑھی پر خضاب نہیں تھا اور داڑھی گھنی تھی۔

امیہ بن خالد نے بیان کیا کہ کسی نے ابو اسحاق سے پوچھا کہ شعبہ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ نے علقمہ کو دیکھا ہے مگر ان سے سماع نہیں کیا تو ابو اسحاق نے کہا کہ یہ سچ ہے۔

جریر نے مغیرہ کے حوالے سے کہا کہ اہل کوفہ کی حدیث کو ابو اسحاق اور اعمش کے علاوہ کسی اور نے خراب نہیں کیا۔

عبد الرحمان بن مہدی نے شعبہ کے حوالے سے بیان کیا کہ ابو اسحاق نے ایک حدیث علی بن ربیعہ کے حوالے سے بیان کی اور پھر بیان کیا کہ یہ مجھے کسی شخص نے علی بن ربیعہ کے حوالے سے بیان کی ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس نے مسور سے سماع نہیں کیا۔

ابن محرز نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ نے اس سے سماع اختلاط کے بعد کیا تھا۔

علی بن مدینی نے کہا کہ ہبیرہ بن یریم اور ہانی ءبن ہانیء سے رویات ابو اسحاق کے علاوہ کسی نے نہیں کی۔ علی بن مدینی نے یہ بھی کیا کہ چھ اشخاص پر حدیث کے حوالے سے لوگوں کا اعتماد ہے، اہل مدینہ میں سے زہری، اہل مکہ میں سے عمرو بن دینار، اہل کوفہ میں سے ابو اسحاق اور اعمش اور اہل بصرہ میں سے یحییٰ بن ابی کثیر اور قتادہ۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے پوچھا کہ آپ کو ابو اسحاق پسند ہے یا سُدی تو جواب دیا کہ ابو اسحاق ثقہ ہے، لیکن ان دونوں کا آخر میں معاملہ خراب ہو گیا تھا (یعنی تغیر آ گیا تھا)۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے بیان کیا کہ اس نے سراقہ بن مالک سے سماع نہیں کیا۔

ابو داود طیالسی نے بیان کیا کہ شعبہ نے بیان کیا کہ مجاہد، حسن اور ابن سیرین کی حدیث میں ابو اسحاق احسن ہیں۔

محبوب بن عبد الجبار نے عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق کا قول بیان کیا کہ شعبہ نے مجھ سے کہا کہ تمہارے دادا نے حارث الاعور سے چار احادیث کے علاوہ کچھ نہیں سنا، میں نے کہا کہ آپ کو کیسے علم ہوا تو شعبہ نے کہا کہ مجھے انہوں (ابو اسحاق) نے یہی بتایا۔

بخاری نے کہا کہ ارقم بن شرحبیل الاودی سے روایت کرتا ہے مگر ان سے سماع کا ذکر نہیں کیا، اس نے سلیمان بن صرد سے سماع کیا ہے لیکن ان کا خالد بن عرفطہ سے سماع معروف نہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، نبی ﷺ کے ۳۸ا صحاب سے روایت کی ہے، اور اس نے علقمہ سے کچھ نہیں سنا اور حارث الاعور سے چار حدیثوں کے سوا کچھ نہیں سنا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے اور ابو اسحاق الشیبانی سے زیادہ حافظ ہے اور بکثرت روایات نقل کرنے میں زہری سے مشابہت رکھتا ہے۔ زہیر کا اس سے سماع آخر میں ہے جبکہ اسرائیل کا سماع اس سے قدیم ہے، یہ آخر میں مختلط ہو گیا تھا۔ اس نے عبد اللہ بن عمر، انس، حجر بن عدی، سراقہ بن مالک سے کچھ نہیں سنا ان کی زیارت کی ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ اس نے ذی الجوشن سے روایت نہیں کی۔

ابو داود نے کہا کہ یہ سوا ایسے شیوخ سے روایت کرتے ہیں جن سے کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ اس نے ابو صالح سے کچھ نہیں سنا۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ ہمارے اصحاب کا اجماع ہے کہ ابو نعیم (فضل بن دکین) حفظ و اتقان والے اور حجت ہیں، اسی طرح سفیان ثوری انے زمانے میں ہیں، ابو اسحاق تابعین میں سے ہیں اور حدیث میں قابل اعتماد ہیں، اور اعمش ہیں، سوائے اس کے کہ یہ اور سفیان تدلیس کرتے ہیں اور ان تدلیس قدیم ہے۔ یعقوب بن سفیان نے یہ بھی کہا کہ سفیان (ثوری)، ابو اسحاق، اور اعمش کی حدیث مقام حجت ہے اگر اس میں تدلیس نہ ہو۔

فسوی کہتے ہیں کہ ابن عیینہ نے بیان کیا کہ ہمیں ابو اسحاق نے مسجد میں حدیث بیان کی، ہمارے ساتھ کوئی تیسرا شخص نہیں تھا، بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے کہ یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا اور ابن عیینہ سمیت دیگر محدثین نے اس کے اختلاط کی وجہ سے اسے متروک قرار دیا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔ ابن حبان نے الثقات میں ثقات مدلسین میں ان کا ذکر بھی کیا ہے۔

سلمی نے دار قطنی کے حوالے سے بیان کیا کہ نسائی نے ان کا ذکر مدلسین میں کیا ہے۔

دار قطنی نے خود بھی یہ بیان کیا کہ یہ کبھی کبھار تدلیس کرتے تھے۔انہوں نے علقمہ سے کچھ نہیں سنا،نہ ہی موسیٰ بن طلحہ ،عابس اور عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے۔اس نے عمرو بن عثمان سے سماع کیا ہے۔

امام حاکم نے ان کو تدلیس کے ساتھ موصوف کیا ہے۔

بیقھی نے کہا کہ انہوں نے حارث بن الازمع سے سماع نہیں کیا اور یہ بھی مشہور ہے کہ ان کی ابو سلمہ سے روایت منقطع ہے اور معروف نہیں۔

ذہبی نے کہا کہ یہ اعلام میں سے ہے،یہ بوڑھا ہو گیا تھا اور بھول گیا تھا،لیکن یہ اختلاط کا شکار نہیں ہوا تھا،سفیان بن عیینہ نے اس سے سماع کیا ہے،یہ تھوڑا سا تغیر کا شکار ہوا تھا۔

ہیثمی نے کہا کہ اس نے ابن مسعود سے سماع نہیں کیا۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کا ثقہ مکثر عابد راوی ہے۔

ان کی وفات ۱۲۷ ھجری میں ہوئی۔

عیسیٰ بن میمون (۱۴)

روی عن: سالم بن عبداللہ بن عمر، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق، محمد بن کعب القرظی، نافع مولیٰ ابن عمر،ہشام بن عروہ، یزید بن ذکوان،ابی زبیر المکی۔

روی عنہ: ابراہیم بن الحسن العلاف، احمد بن بشیر الکوفی، آدم بن ابی ایاس، اسلم بن ابی شیبہ الہاشمی البصری، حاتم بن عبیداللہ النمیری، حجاج بن محمد المصیصی، حجاج بن نصیر الفساطیطی، حفص بن جارود قاضی ہرات، حماد بن سلمہ، خالد بن عبدالرحمان، سعید بن سلیمان الواسطی، شیبان بن فروخ، صالح بن بیان الانباری، عبدالصمد بن النعمان،

---

(۱۴)۔ تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/۴۶۵،تاریخ الکبیر ۶/۴۰۱ح۲۷۸۱، ضعفاء الصغیر ص ۸۹ح۲۶۶،ابو زرعہ الرازی ۲/۳۹۷☆، جامع ترمذی ۱۰۸۹، ضعفاء النسائی ص ۲۲۰ح ۴۲۵، ضعفاء العقیلی ۳/۳۸۷ح۱۴۲۷، الجرح والتعدیل ۶/۲۸۷ح۱۵۹۵، المجروحین ۲/۱۰۲ح۷۰۴، الکامل ابن عدی۶/۴۱۸ح۱۳۸۸، ثقات ابن شاہین ص ۱۷۶ح ۱۰۶۵، ضعفاء دار قطنی ص۳۱۶ح۴۱۴،ضعفاء ابی نعیم ص۱۲۱ح۱۷۴، تہذیب الکمال ۲۳/۴۸ح۴۶۶۷،دیوان الضعفاء ص ۳۱۳ح۳۳۰۵، المغنی ۲/ص ۱۷۳ح ۴۸۳۵، میزان الاعتدال(اردو۵/۳۸۲ح۶۶۲۳)، تذہیب التہذیب۷/۳۰۱ح۵۳۸۱، تہذیب التہذیب ۵/۲۲۰ح۶۳۰۱، تقریب التہذیب ۴/۱۹۶ح۲۳۷۰۔

عبدالکریم بن روح بن عنبسہ، عثمان بن عمر بن فارس، عمر بن علی بن مقدم، فضل بن دکین، محمد بن جعفر المدائنی، محمد بن مصعب القرقسانی، وکیع بن الجراح، یحییٰ بن سعید العطار الحمصی، یزید بن ہارون۔

جرح وتعدیل

عبدالرحمان بن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے اس پر جرح کی میں نے کہا کہ کیا وجہ ہے کہ وہ احادیث جو تم نے قاسم کے حوالے سے حضرت عائشہؓ سے نقل کی ہیں تو اس نے کہا کہ یہ میں دوبارہ بیان نہیں کروں گا۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ یہ قاسم کے اصحاب میں تھا اور کوئی شے نہیں، ثقہ نہیں، انہوں نے کہا کہ اسی نام کے دوسرے راوی نے نے محمد بن کعب سے سماع نہیں کیا لیکن یہ دونوں ہی کوئی شے نہیں۔

عمرو بن علی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

بخاری نے کہا کہ منکر حدیث ہے۔ اس کے حوالے سے ایک روایت منقول ہے جو اس نے محمد بن کعب قرظی سے نقل کی ہے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس کی حدیث کوئی شے نہیں یہ منکر حدیث ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ متروک الحدیث ہے۔

ابوزرعہ رازی نے کہا کہ ضعیف الحدیث ہے۔

ترمذی نے کہا کہ اس کو حدیث میں ضعیف ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ نہیں ہے، نسائی نے اس کے اور اسی نام کے دوسرے راوی کے درمیان فرق کیا ہے۔

ابن عدی کہتے ہیں کہ اس کی نقل کردہ زیادہ تر روایات میں کسی نے اس کی متابعت نہیں کی ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے کہا کہ اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں جو تمام موضوع ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ اس کو ایک سے زیادہ لوگوں نے کہا کہ متروک ہے۔

ابن حجر نے اسے چھٹے طبقہ کا ضعیف راوی کہا ہے۔

اس نے محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا یہ فرمان نقل کیا کہ نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"ہر چیز کا ایک شرف ہوتا ہے اور محافل میں سب سے زیادہ شرف والی چیز یہ ہے کہ اس میں قبلہ کی طرف رخ کیا جائے"

اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"نعمت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ جب آدمی بیٹھیں یا دونوں ایک دوسرے سے ملیں یا جدا ہوں تو ان میں سے ہر ایک دوسرے سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں جزائے خیر دے"۔

بخاری نے عیسیٰ بن میمون کے حوالے سے روایت نقل کی ہے:

"نکاح کا اعلان کرو"۔

اس نے قاسم کے حوالے سے حضرت عائشہؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث نقل کی ہے:

"نکاح کا اعلان کرو اور مسجد میں نکاح کرواؤ اور اس پر دف بجواء اور آدمی کو ولیمہ ضرور کرنا چاہیئے، خواہ ایک بکری ذبح کرے"۔

شیبان بن فروخ نے عیسیٰ کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں۔

قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق (۱۵)

روی عن: اسلم مولیٰ عمر بن الخطاب، رافع بن خدیج، صالح بن خوات بن جبیر، عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب، عبداللہ بن حباب، عبداللہ بن الزبیر بن العوام، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عبدالرحمان بن ابی بکر الصدیق، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمروع بن العاص، عبداللہ بن مسعود (مرسل)، عبدالرحمان، مجمع بن یزید بن جاریہ، محمد بن ابی بکر الصدیق، معاویہ بن ابی سفیان، ابو ہریرہ، اسماء بنت عمیس، زینب بنت جحش ام المومنین، عائشہ ام المومنین، فاطمہ بنت قیس۔

---

(۱۵) ۔ طبقات ابن سعد ۷/۱۸۶ ح ۱۵۶۲ (اردو/۵/۱۶۲)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/۴۸۲، علل بن المدینی، علل احمد ۲/266 ح ۲۲۰۶، ۲/ح ۲۶۶۳، ۳/۱۹۸ ح ۴۸۵۹، تاریخ الکبیر ۷/۱۵۷ ح ۷۰۵، تاریخ الصغیر ۱/۲۵۳، ثقات العجلی ۲/۲۱۱ ح ۱۵۰۰، المعرفہ والتاریخ ۱/۳۶۹، ۴۷۱، ۵۴۶، الجرح والتعدیل ۷/۱۱۸ ح ۶۷۵، الثقات ۵/۳۰۲، حلیۃ الاولیاء ۲/۱۸۳، تہذیب الکمال ۲۲/۴۲۷ ح ۴۸۱۹، سیر اعلام النبلاء ۵/۵۳، تذکرۃ الحفاظ ۱/۹۶، الکاشف ۲/۱۳۰ ح ۴۵۲۸، تذہیب التہذیب ۷/۳۷۶ ح ۵۵۳۴، تہذیب التہذیب ۵/۳۰۹ ح ۶۴۶۸، تقریب التہذیب ۴/۲۴۲ ح ۵۵۲۴۔

روی عنہ: اسامہ بن زید بن اسلم، اسامہ بن زید اللیثی، اسماعیل بن ابی حکیم، افلح بن حمید، انس بن سیرین، ایمن بن نابل المکی، ایوب السختیانی، ثابت بن عبید الانصاری، جعفر بن محمد الصادق، حضرمی بن لاحق، حمید الطویل، حنظلہ بن ابی سفیان، خالد بن ابی عمران، ربیعہ بن ابی عبدالرحمان، ربیعہ بن عطاء مولیٰ ابن سباع، سالم بن عبداللہ بن عمر، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان بن عوف، سعد بن سعید الانصاری، سعد والد موسیٰ بن سعد، سلیمان بن موسیٰ، شیبہ بن نصاح المقریء، صالح بن کیسان، صالح بن ابی مریم، طلحہ بن عبدالملک الایلی، عاصم بن عبیداللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب، عامر الشعبی، عباد بن منصور الناجی، عبداللہ بن ذکوان، عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ، عبداللہ بن عون، عبداللہ بن العلاء بن زبر، عبدالرحمان بن عمار بن ابی زینب، عبدالرحمان بن القاسم بن محمد، عبیداللہ بن ابی زیاد القداح، عبیداللہ بن عبدالرحمان بن موہب، عبیداللہ بن عمر العمری، عبیداللہ بن مقسم، عبیس بن میمون البصری، عثمان بن مرۃ، عکرمہ بن عمار الیمامی، عمارہ بن غزیہ، عمر بن سعید بن ابی حسین، عمر بن عبداللہ بن عروہ بن زبیر، عمرو بن عثمان بن ہانیء، عمران بن عبداللہ بن طلحہ الخزاعی، عیسیٰ بن میمون الواسطی، قاسم بن محمد الاسدی، مالک بن دینار، محمد بن عبدالرحمان بن لبیبہ، محمد بن عبدالرحمان بن نوفل، محمد بن عثمان بن عبدالرحمان بن سعید بن یربوع، محمد بن عقبہ، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، محمد بن المنکدر، مظاہر بن اسلم، منذر بن عبید المدنی، موسیٰ بن سرجس، نافع مولیٰ ابن عمر، یحییٰ بن سعید الانصاری، ابو بکر بن محمد عمرو بن حزم، حاجب بن سلیمان عبدالملک، ابو عثمان الانصاری، ابن سخبرۃ۔

جرح وتعدیل

قاسم بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد کو مصر میں قتل کر دیا گیا تو میرے چچا عبدالرحمان بن ابی بکر ہمارے گھر تشریف لائے مجھے اور میری چھوٹی بہن کو گود میں لیا اور مدینہ منورہ چل دیئے، جب وہاں پہنچے تو ام المومنین عائشہؓ تشریف لائیں اور ہمیں چچا جان کے گھر سے اٹھا کر اپنے گھر لے گئیں، ہم نے ان کی آغوش میں پرورش پائی۔ قاسم بیان کرتے ہیں کہ ابو بکر، عمر، عثمان کے دور میں سیدہ عائشہؓ کا فتویٰ ہوتا تھا، میں ان کی وفات تک ان سے علم حدیث کی تعلیم لیتا رہا، اس کے علاوہ علم کے سمندر عبداللہ بن عباس، ابو ہریرہ اور ابن عمر سے ستفادہ کیا۔

عبداللہ بن عون فرماتے ہیں کہ قاسم بن محمد حدیث کو اس کے تمام پہلوؤں سے روایت کرتے تھے۔

ابن ابی الزناد نے اپنے والد سے روایت کی کہ قاسم سوائے امر ظاہر کے اور کسی کا جواب نہیں دیتے تھے، میں نے قاسم بن محمد سے بڑا حدیث کا عالم کوئی اور نہ دیکھا، میں نے قاسم سے بڑھ کر کوئی زیادہ ذہین نہیں دیکھا۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ رفیع، عالم، فقیہ، امام ورع، کثیر الحدیث تھے۔

عبداللہ بن شوذب نے یحییٰ بن سعید الانصاری کے حوالے سے کہا کہ مدینہ میں مجھے قاسم جیسا نہیں ملا۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کا قول بیان کیا کہ قاسم اور سالم کی احادیث قریب قریب اور برابر ہیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کی سند سے عبید اللہ بن عمر کا قول بیان کیا کہ میں نے مدینہ میں کچھ لوگ دیکھے جو قول و تفسیر میں مہارت رکھتے ہیں ان میں قاسم، سالم اور نافع ہیں۔

بخاری نے بحوالہ علی بن مدینی سفیان بن عیینہ کا قول بیان کیا کہ قاسم اہل زمانہ میں سب سے افضل ہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہیں۔

یعقوب بن سفیان نے اپنی سند سے مالک کا قول بیان کیا کہ قاسم اس امت کے فقہاء میں سے ہیں۔ ایک اور جگہ اپنی سند سے عمر بن عبدالعزیز کا قول بیان کیا کہ اگر امر خلافت کا فیصلہ میرے ہاتھ میں ہوتا تو میں قاسم کو اپنا ولی بنا دیتا۔ جب یہ الفاظ قاسم کو پتہ چلے تو تعجب سے فرمانے لگے کہ میں اتنی بڑی ذمے داری کیسے نبھا سکتا ہوں، میں تو اپنے گھر کے معاملات سنبھالنے میں بھی کمزور ہوں اور امت کے معاملات کی ذمہ داری کیسے نبھا سکتا ہوں۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ سادات التابعین میں سے افضل اہل زمانہ ہیں، علم و ادب اور فقہ والے ہیں۔

ذہبی نے کہا کہ فقیہ ہیں، اعلام میں سے ہیں فقیہ امام مجتہد، ثقہ عابد ہیں۔

ابن حجر نے کہا کہ تیسرے طبقہ کے ثقہ فقہاء میں سے ایک راوی ہیں۔

ان کی وفات ۱۰۷ ھجری میں ہوئی۔

محمد بن جعفر غندر(١٦)

روی عن: حسین المعلم، سعید بن ابی عروبہ، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، شعبہ بن الحجاج، عبداللہ بن سعید بن ابی ہند، عبدالملک بن جریج، عثمان بن غیاث، عوف الاعرابی، معمر بن راشد، ہشام بن حسان۔

روی عنہ: ابراہیم بن محمد بن عرعرہ، احمد بن حنبل، احمد بن عبداللہ بن الحکم، اسحاق بن راہویہ، بشر بن خالد العسکری، بکر بن خلف، خلف بن سالم المخرمی، زہیر بن حرب، صدقہ بن الفضل المروزی، عباس بن یزید البحرانی، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن المسور الزہری، عبداللہ بن محمد الاذرمی، عبیداللہ بن عمر القواریری، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، عقبہ بن مکرم العمی، علی بن المدینی، عمر بن العباس الباہلی، عمرو بن علی، قتیبہ بن سعید، محمد بن ابان، محمد بن احمد بن نافع العبدی، محمد بن بشار بندار، محمد بن خلاد الباہلی، محمد بن زیاد الزیادی، محمد بن عمرو بن عباد بن جبلہ، محمد بن المثنیٰ، محمد بن الولید السری، مسدد بن مسرہد، نصر بن علی الجہضمی، یحییٰ بن اکثم القاضی، یحییٰ بن حکیم المقوم، یحییٰ بن معین، یعقوب بن ابراہیم الدورقی۔

جرح وتعدیل

اس کی پیدائش ۱۲۳ ھجری میں ہوئی۔

عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ جب لوگوں میں شعبہ کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہو جاتا تھا تو غندر کی کتاب ان کے درمیان فیصلہ کرتی تھی۔

عبدالرحمان بن مہدی نے کہا کہ شعبہ کے بارے میں غندر مجھ سے زیادہ ثبت ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ان شاءاللہ ثقہ ہیں۔

عبدالخالق بن منصور نے بیان کیا کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ ثقہ، تحریر سے روایت نقل کرنے میں غندر سب سے زیادہ مستند ہے۔ بعض حضرات نے یہ ارادہ کیا کہ وہ اس کی غلطی نکالیں لیکن وہ ایسا نہیں کر سکے۔

---

(١٦)۔ طبقات ابن سعد۹/۲۹۷ح۴۱۶۷، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/۵۰۸، سؤالات ابن الجنید ص۲۹۰ح۶۷، ص۲۹۳ح۸۳، ص۴۱۰ح۵۷۸، تاریخ دارمی ص۶۴ح۱۰۶، ص۶۵ح۱۰۹، ص۱۸۳، ۶۵۸، ۶۵۹، علل احمد ۲/۱۶۴ح۱۸۸۱، تاریخ الکبیر ۱/۵۷ح۱۱۹، ثقات العجلی ص۲۳۵ح۱۵۸۲، المعرفہ والتاریخ ۲/۱۵۶، الجرح والتعدیل ۷/۲۲۱ح۱۲۲۳، الثقات ۹/۵۰، تقریب الثقات ص۱۰۵۳ح۱۲۲۸۳، تہذیب الکمال ۲۵/۵ح۵۱۲۰، سیر اعلام النبلاء ۹/۹۸، تذکرۃ الحفاظ ۱/۳۰۰، میزان الاعتدال ۶/۹۳ح۷۳۳۰(اردو ۶/۱۲۰ح۷۳۳۰)، الکاشف ۲/۱۶۲ح۴۷۷۱، تذہیب التہذیب ۸/۶۴ح۵۸۳۸، تہذیب التہذیب ۵/۵۱۹ح۶۸۳۲، تقریب التہذیب ۴/۴۰ح۵۸۲۴ (اردو ۲/۶۶ح۵۷۸۷)۔

ابن الجنید نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اختلاط سے پہلے سماع کیا ہے، سب سے پہلے جس نے ابن ابی عروبہ کے اختلاط کو پہچانا وہ غندر تھے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

علی بن مدینی نے کہا کہ شعبہ کی حدیث میں یہ مجھے عبدالرحمان سے زیادہ پسند ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ غندر نے حجاج سے ایک حدیث کے علاوہ نہیں سنا۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ، شعبہ کی حدیث میں ثبت ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ میرے نزدیک غندر شعبہ کی حدیث میں ثبت ہے۔ صدوق ہے۔ شعبہ کے علاوہ اس کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ اچھے لوگوں میں سے تھے اور ان میں غفلت پائی جاتی ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ، مجود، ثبت ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ صحیح الکتاب راوی ہے تام اس میں کچھ غفلت پائی جاتی ہے۔

اس کی وفات ۱۹۳ ھجری میں ہوئی۔

محمد بن مسلم بن تدرس، ابوزبیر المکی(۱۷)

---

(۱۷) ۔ طبقات ابن سعد ۸/۲۴۲ح۲۴۰۱ (اردو ۵/۲۴۶)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/۵۳۸، تاریخ دارمی ص ۱۹۷ح ۷۲۲، ص ۲۰۳ح ۷۴۹، سؤالات ابن محرز ۱/۱۱۶ح ۵۵۹، ۲/۱۰۳ح ۲۸۴، سؤالات ابن طہمان ص ۱۰۲ح ۳۱۹، علل احمد ۲/۸۰ح ۳۱۵۲ ، تاریخ الکبیر ۱/۲۲۱ح ۶۹۴، علل الترمذی الکبیر ص ۱۳۴ح ۲۳۰، ص ۳۸۲ح ۷۱۶، ثقات العجلی ۲/۲۵۳ح ۱۶۴۷، المعرفہ والتاریخ ۲/۲۳ ، ۲/۱۴۲، ضعفاء العقیلی ۴/۱۳۰ح ۱۶۹۰، سنن الکبریٰ للنسائی ۱/۶۴۰ح ۲۱۰۱، الجرح والتعدیل ۸/۷۴ح ۳۱۹، المراسیل ص ۱۹۳ح ۳۴۸، الثقات ۵/۳۵۱، الکامل ابن عدی ۷/۲۸۴ح ۱۶۲۹، سؤالات السلمی ص ۱۴۷ح ۵۱۷، تہذیب الکمال ۲۶/۴۰۲ح ۵۶۰۲، سیر اعلام النبلاء ۵/۳۸۰، تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۲۶، میزان الاعتدال ۶/۳۳۲ح ۸۱۷۵ (اردو ۶/۳۳۵ح ۸۱۷۵)، دیوان الضعفاء ص ۳۷۴ ح ۳۹۷۸، المغنی ۲/۳۷۳ح ۵۹۸۰، من تکلم فیہ وہو موثق ص ۴۷۲ح ۳۱۹، الکاشف ۲/۲۱۶ح ۵۱۴۹، تذہیب التہذیب ۸/۲۷۹ح ۶۳۳۸، جامع التحصیل ح ۷۱۱، تحفۃ التحصیل ص ۲۸۷، التبیین سبط ابن عجمی ص ۵۴ح ۷۲، المدلسین ابو زرعہ ص ۸۸ح ۵۹، تہذیب التہذیب ۶/۳۴۳ح ۷۴۳۲، تقریب التہذیب ۴/۸۸ح ۶۳۳۱، النکت ص ۲۸۷، طبقات المدلسین ص ۴۵ح ۱۰۱، اسماء

روی عن: جابر بن عبداللہ، ذکوان ابو صالح السمان، سعید بن جبیر، سفیان بن عبدالرحمان الثقفی، صالح ابی خلیل، صفوان بن عبداللہ بن صفوان، طاؤوس بن کیسان، عامر بن واثلہ ابو طفیل، عبداللہ بن باباہ، عبداللہ بن الزبیر، عبداللہ بن سلمہ، عبداللہ بن ابی سلمہ الماجشون، عبداللہ بن ضمرہ، عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر بن الخطاب، عبداللہ بن عمرو بن العاص، عبدالرحمان بن الصامت، عبدالرحمان بن ہرمز الاعرج، عبید بن عمر اللیثی، عدی بن عدی الکندی، عطاء بن ابی رباح، عکرمہ مولیٰ ابن عباس، علی بن عبداللہ الازدی البارقی، عمرو بن شعیب، عون بن عبداللہ بن عتبہ، محمد بن علی ابن الحنفیہ، نافع بن جبیر بن مطعم، یحییٰ بن جعدہ بن ہبیرہ، ابو علقمہ مولیٰ بنی ہاشم، ابو معبد مولیٰ ابن عباس، ابن کعب بن مالک، عائشہ ام المومنین۔

روی عنہ: ابراہیم بن اسماعیل بن مجمع، ابراہیم بن طہمان، ابراہیم بن میمون الصائغ، ابراہیم بن یزید الخوزی، اجلح بن عبداللہ الکندی، اسماعیل بن امیہ القرشی، اسماعیل بن عبدالملک بن ابی الصفیراء، اسماعیل بن مسلم المکی، اشعث بن سوار الکندی، ایمن بن نابل، ایوب السختیانی، ثور بن یزید الحمصی، جابر بن یزید الجعفی، حجاج بن ارطاۃ النخعی، حجاج بن حجاج الباہلی، حجاج بن ابی عثمان الصواف، حرب بن ابی عالیہ البصری، حسن بن ابی جعفر الجفری، حسن بن عمرو الفقیمی، حسین بن واقد المروزی، حماد بن سلمہ، حمزہ بن ابی حمزہ النصیبی، خالد بن یزید المصری، خداش بن عیاش العبدی، خصیف بن عبدالرحمان الجزری، خیر بن نعیم الحضرمی، داود بن ابی ہند، ربیع بن بدر السعدی، زکریا بن اسحاق المکی، زہیر بن معاویہ الجعفی، زید بن ابی انیسہ، سفیان الثوری، سفیان بن عیینہ، سلمہ بن کہیل، سلیمان الاعمش، شعبہ بن الحجاج، عبداللہ بن عثمان بن خثیم، عبداللہ بن عون، عبداللہ بن لہیعہ، عبداللہ بن المؤمل المخزومی، عبدربہ بن سعید الانصاری، عبدالرحمان بن حمید بن عبدالرحمان الرؤاسی، عبدالرحمان بن شریح، عبدالرحمان بن نمران الحجری، عبدالعزیز بن الربیع الباہلی، عبدالکریم بن ابی امیہ البصری، عبدالملک بن جریج، عبدالملک بن ابی سلیمان العرزمی، عبیداللہ بن الاخنس، عبیداللہ بن ابی زیاد القداح، عبیداللہ بن عمر العمری، عزرہ بن ثابت الانصاری، عطاء بن ابی رباح، عمار الدہنی، عماریہ بن غزیہ الانصاری، عمر بن زید الصنعانی، عمرو بن الحارث المصری، عیاض بن عبداللہ الفہری، قرۃ بن خالد السدوسی، قرۃ بن عبدالرحمان بن حیوئیل، لیث بن سعد المصری، لیث بن ابی سلیم، لیث بن

المدلسین ص ۹۱ ح ۵۴، تدلیس المدمیینی ص ۳۳۹، معجم المدلسین ابن طلعت ص ۴۰۷ ح ۱۴۴، الفتح المبین ص ۱۲۰، مقالات ۲۷۶/۱، الاکلیل ص ۱۲۰ ح ۶۱۵، معجم من رمی بالتدلیس ص ۱۳۱ ح ۵۸۲۔

کیسان العبدی، مالک بن انس، محمد بن عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ، محمد بن عبیداللہ العرزمی، محمد بن عجلان، محمد بن مسلم بن شہاب الزہری، مسعر بن کدام، مطر الوراق، معاویہ بن عمار الدہنی، معقل بن عبیداللہ الجزری، مغیرہ بن زیاد الموصلی، مغیرہ بن مسلم السراج، موسیٰ بن عقبہ، موسیٰ بن مسلم بن رومان، ہشام بن سعد، ہشام بن ابی عبداللہ الدستوائی، ہشام بن عروہ، ہشیم بن بشیر، واصل مولیٰ ابو عیینہ، وضاح بن عبداللہ، یحییٰ بن سعید الانصاری، یزید بن ابراہیم التستری، یزید بن عوف الشامی، یعلیٰ بن عطاء العامری، ابواحمد بن علی الکلاعی۔

جرح وتعدیل

ابن عون نے کہا کہ یہ کسی بھی حوالے سے عطاء بن ابی رباح سے کم نہیں ہیں۔

یعلیٰ بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ ابو زبیر نے ہمیں حدیث بیان کی جو عقل کے اعتبار سے سب سے زیادہ کامل شخص تھے اور حافظ تھے۔

ایوب السختیانی کہتے تھے کہ ابو زبیر نے ہمیں حدیث بیان کی اور ابو زبیر تو ابو زبیر ہی ہیں۔

شعبہ نے انہیں ترک کر دیا تھا کیونکہ یہ نماز صحیح طور پر نہیں پڑھتے تھے، یہ بھی کہا گیا ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے انہیں جھگڑا کرتے ہوئے اور بدزبانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھا۔

احمد بن سعید رباطی کہتے ہیں کہ میں نے ابوداود طیالسی کو یہ کہتے سنا کہ شعبہ کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی شخص میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ محبوب نہیں ہے کہ جو مکہ سے آئے اور میں اس سے ابو زبیر کے بارے میں دریافت کروں، پھر جب میں خود مکہ آیا تو میں نے ان سے سماع کیا، ایک دن میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوراان ایک شخص ان کے پاس آیا اور ان سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے جواب دیتے ہوئے غلط بیان کی، تو میں نے ان سے کہا اے ابو زبیر! آپ ایک مسلمان شخص کی طرف جھوٹی بات منسوب کر رہے ہیں، انہوں نے کہا اس نے مجھے غصہ دلا دیا تھا، تو میں نے کہا کہ جو آپ کو غصہ دلائے گا آپ اس پر جھوٹا الزام لگا دیں گے، میں آپ کے حوالے سے کبھی کوئی حدیث روایت نہیں کروں گا، راوی کہتے ہیں کہ شعبہ یہ کہتے تھے کہ میرے ذہن میں ابو زبیر کے حوالے سے جابرؓ سے منقول چار سو احادیث ہیں۔

عطاء بیان کرتے ہیں کہ ہم جابر بن عبداللہ کے پاس رہتے تھے وہ ہم سے حدیث بیان کرتے تھے. جب ہم ان کے پاس سے نکلتے تو ان کی حدیث کا آپس میں ذکر کرتے تھے تو ابو زبیر ہم سے زیادہ ان کی حدیث یاد رکھتے تھے۔

ابوزبیر کہتے ہیں کہ عطاء مجھے جابر کے آگے کر دیتے تھے کہ میں لوگوں کے لیے حدیث دریافت کروں۔

ابوزبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرات عبادلہ کو دیکھا ہے کہ وہ نماز کے دوران اپنے پاؤں کے بل اٹھا کرتے تھے۔ یہ حضرات عبادلہ یہ ہیں، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عمرو، حضرت عبداللہ بن زبیر اور عبداللہ بن عباس۔ یحییٰ کہتے ہیں کہ لیث اور مفضل بن فضالہ بھی اسی بات کے قائل ہیں۔

یونس بن عبدالاعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو یہ کہتے ہوئے سنا جب ایک شخص نے ابوزبیر کی حدیث سے استدلال کیا تو وہ غصے میں آگئے اور بولے ابوزبیر دیامہ کی ضرورت ہے۔

نعیم بن حماد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ہشیم کو یہ کہتے ہوئے سنا میں نے ابوزبیر سے کچھ روایات کا سماع کیا تھا، شعبہ نے ان روایات کو لے کر انہیں پھاڑ دیا۔

سوید بن عبدالعزیز کہتے ہیں کہ شعبہ نے مجھ سے کہا تم ابوزبیر کے حوالے سے روایات نہ کرو کیونکہ وہ نماز ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کرتا تھا، پھر وہ گئے تو انہوں نے ان سے روایات لے لیں تو انہوں نے مجھ سے کہا کیا تم ابان بن ابی عیاش سے راویات لیتے ہو؟ کہ قتادہ نے حضرت انسؓ کے حوالے سے دو سو روایات نقل کی ہیں اور ابان نے ایک ہزار حدیثیں روایت کی ہیں، راوی کہتے ہیں کہ پھر شعبہ گئے اور انہوں نے ان سے استفادہ کیا اور ان روایات کو ہشام بن عمار نے سوید کے حوالے سے نقل کر دیا۔

سعید بن ابی مریم نے لیث کا قول بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم ابوزبیر کے پاس آئے تو انہوں نے دو کتابیں مجھے دیں، میں انہیں لے کر واپس آیا، میں نے یہ سوچا کہ اگر میں دوبارہ ان کے پاس گیا تو میں ان سے سوال کروں گا کہ کیا یہ ساری روایتیں انہوں نے جابر سے سنی ہیں؟ میں نے ان سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا کہ اس میں سے کچھ روایات میں نے ان سنی ہیں اور کچھ روایات ان کے حوالے سے مجھے بیان کی گئی ہیں تو میں نے ان سے کہا آپ مجھے یہ بتادیں کہ وہ کون سی روایات ہیں جو آپ نے ان سے سنی ہیں تاکہ اس طرح مجھے اس بارے میں علم ہو جائے تو انہوں نے اپنی مسموع روایات بتادیں اور وہی میرے پاس ہیں۔۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث تھے سوائے اس کے کہ شعبہ نے ان کا کوئی عمل دیکھ کر انہیں ترک کر دیا تھ۔

دارمی نے یحی بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن محرز نے یحییٰ سے سنا کہ ابوزبیر مجھے ابوسفیان طلحہ بن نافع سے زیادہ پسند ہے۔

ابن طہمان نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ یہ ابو سفیان کی نسبت زیادہ قوی ہے۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ابو زبیر نے عبداللہ بن عمرو سے سماع نہیں کیا۔

ابن ابی خیثمہ نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ صالح ہے، ایک دفعہ کہا کہ ثقہ ہے۔

علی بن مدینی نے محمد بن عثمان بن عبسی سے ان کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے یہ ثقہ اور ثبت ہے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابن ہانی نے ابن حنبل سے سنا کہ یہ حجت ہے۔

مروذی نے ابن حنبل کے حوالے سے کہا کہ یہ قابل احتجاج ہے۔

ترمذی نے بخاری سے سوال کیا کہ ابو زبیر نے عائشہؓ اور ابن عباس سے سماع کیا ہے تو کہا کہ ابن عباس سے تو کیا ہے اور عائشہ سے اس کے سماع پر نظر ہے۔ یہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتا ہے مگر مجھے اس کے ان سے سماع کا پتہ نہیں۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی مگر قابل احتجاج نہیں ہو گی۔

ابو حاتم رازی نے اپنی سند سے سفیان بن عیینہ کا قول بیان کیا کہ اس نے ابن عباس سے سماع نہیں کیا۔ اس نے ابن عباس کو دیکھا ہے اور عائشہؓ سے سماع نہیں کیا، اس کی عبداللہ بن عمرو سے روایت مرسل ہے، اس نے ان سے ملاقات نہیں کی۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ لوگوں نے اس کی حدیث سے احتجاج لیا ہے اس کی ثقہ سے لی گئی حدیث قابل احتجاج ہے۔

یعقوب بن سفیان نے محمد بن یحییٰ الذہلی کے حوالے سے یحییٰ الذہلی کا قول بیان کیا کہ ثقہ ہے۔

نسائی نے کہا کہ جب یہ جابر کے حوالے سے بیان کرے تو تدلیس کرتا ہے۔

ابن حبان نے ان کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

ابن عدی نے کہا کہ اپنی ذات کے اعتبار سے ثقہ ہیں البتہ بعض ضعیف راویوں نے ان سے روایات نقل کی ہیں تو وہ ضعف ان راویوں کے حوالے سے ہو گا۔

دارقطنی نے کہاکہ نسائی نے ان کاذکر مدلسین میں کیاہے۔
ابن ملقن نے کہاکہ اس نے ابوصالح سے سماع نہیں کیا۔
ذہبی نے کہاکہ یہ حافظ الحدیث ہیں، مدلس تھے۔ علم کے آئمہ میں سے ایک ہیں امام مسلم نے ان پر اعتماد کیاہے۔
علائی نے کہاکہ اس کی عائشہؓ، ابن عمر اور ابن عباس سے روایت صحیح مسلم میں موجود ہے۔
ابن حجر نے کہاکہ چوتھے طبقہ کاصدوق مدلس راوی ہے۔
ابن حزم نے ان کی جابر سے عنعنہ کو نہیں مانا کیونکہ محدثین کے نزدیک یہ ان افراد میں سے ہیں جو تدلیس کرتے تھے۔
ان کا انتقال ۱۲۸ ھجری میں ہوا۔
ابوزبیر نے جابرؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کی گئی ہے:
"جس دن نبی ﷺ نے نجاشی کی نماز جنازہ ادا کی، اس وقت میں دوسری صف میں موجود تھا، نبی ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہی تھیں"۔
ابوزبیر نے حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے حوالے سے نبی ﷺ کا یہ فرمان نقل کیاہے:
"جب تم میری امت کو دیکھو کہ وہ ظالم کو یہ کہنے سے ڈرنے لگے کہ تم ظالم ہو، تو پھر ان سے رخصت ہو جانا"۔
ابوزبیر نے عبداللہ بن عمروؓ کے حوالے سے یہ مرفوع حدیث بھی نقل کی ہے:
"میری امت میں زمین میں دھنسنے کا، شکلیں مسخ کئے جانے کا اور پتھر برسنے کا عذاب ہو گا"۔
ابوزبیر نے جابرؓ کا یہ بیان نقل کیاہے:
"ہم سے کوئی شخص کنویں پر آتا تھا، وہ جنابت کی حالت میں ہوتا تھا تو وہ اس کنویں کے کنارے پر غسل کر لیتا تھا"۔
ابوزبیر نے جابر سے یہ روایت نقل کی ہے:
"حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ستر اونٹ بھجوائے تھے اور آپ نے لوگوں کو ان کے بارے میں حصہ دار بنالیا تھا"۔
ابوزبیر، حضرت جابرؓ سے یہ روایت نقل کی ہے:
"حدیبیہ کے سال نبی ﷺ نے ستر اونٹ بھجوائے تھے اور آپ ﷺ نے لوگوں کو ان میں حصہ دار بنالیا تھا"۔

ابوزبیر، جابرؓ کے حوالے سے یہ روایت نقل کرتے ہیں:

"جب نبی ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ حالت احرام میں نہیں تھے اور آپ ﷺ نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا"۔

ابوزبیر نے حضرت جابرؓ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

"نبی ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع کیا ہے"۔

ابوزبیر نے حضرت جابرؓ سے یہ روایت بھی نقل کی ہے:

"غزوہ خیبر کے موقع پر ہم نے گھوڑے ذبح کئے"۔

صحیح مسلم میں متعدد ایسی راویات موجود ہیں جن میں ابوزبیر نے یہ وضاحت نہیں کی ہے کہ انہوں نے ان کا سماع حضرت جابر سے کیا ہے یا نہیں؟ اور یہ وہ روایات نہیں ہیں جو لیث نے ابوزبیر سے نقل کی ہیں۔

ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

"کسی بھی شخص کے لیے مکہ میں ہتھیار اٹھا کر چلنا جائز نہیں ہے"۔

ان میں سے ایک روایت یہ ہے:

"ایک مرتبہ نبی ﷺ نے ایک خاتون کو دیکھا، جو آپ کو اچھی لگی تو نبی ﷺ اپنی اہلیہ سیدہ زینب کے پاس تشریف لائے"۔

ان میں سے ایک روایت یہ ہے کہ جو قبروں پر چونا لگانے کی ممانعت کے بارے میں ہے، اور اس کے علاوہ دیگر روایات بھی ہیں۔

معاذ بن معاذ العنبری(۱۸)

---

(۱۸) ۔ طبقات ابن سعد۹/۲۹۴ح۴۱۵۷، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۵۷۲/۲، سؤالات ابن محرز ۱۰۸/۱ح۵۰۳، تاریخ دارمی ص۶۵ ح۱۰۹، ص۱۸۳ ح۶۵۹، ص ۲۱۵ح۸۰۳، علل احمد (فہرست دیکھیں)، تاریخ الکبیر ۳۶۵/۷ح۱۵۷۱، سؤالات الآجری۱/۳۹۶ح۱۷۷، ۲۹/۲ح۱۰۲، ۸۱/۲ح۱۱۹۱، ۱۵۳/۲ح۱۴۳۸، الجرح والتعدیل ۲۴۸/۸ح۱۱۳۲، علل ابن ابی حاتم ۵۰۰/۵ح۲۱۳۶، الثقات ۴۸۲/۷، مشاہیر علماء الامصار ص ۱۹۶ح۱۲۷۰، تاریخ بغداد۱۵/۱۶۵ح۷۰۷۰، تہذیب الکمال ۱۳۲/۲۸ح۶۰۳۶، سئیر اعلام النبلاء ۵۴/۹، تذکرۃ الحفاظ ۳۲۴/۱،

روی عن: اشعث بن عبدالملک، بہز بن حکیم، حاتم بن ابی صغیرہ، حماد بن سلمہ، حمید الطویل، زہیر بن معاویہ، سعید بن ابی عروبہ، سفیان الثوری، سلیمان التیمی، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبدالرحمان، عاصم بن زید العمری، عبداللہ بن عون، عبدالرحمان بن عبداللہ المسعودی، عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ الماجشون، عبیداللہ بن الحسن العنبری، عمران بن حدیر، عوف الاعرابی، فرج بن فضالہ، قرہ بن خالد، کہمس بن الحسن، محمد بن عمرو بن علقمہ، نہاس بن قہم، ورقاء بن عمر، ابی بن کعب۔

روی عنہ: ابراہیم بن محمد بن عرعرۃ، احمد بن حنبل، احمد بن سنان القطان، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن موسیٰ الانصاری، بکر بن خلف، حکم بن موسیٰ، خلیفہ بن خیاط، زہیر بن حرب، سعد بن نصر بن منصور البزاز، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد الزہری، عبداللہ بن ہاشم الطوسی، عبدالرحمان بن ابی الزناد، عبدالوہاب بن الحکم الوراقق، عبیداللہ بن عمر القواریری، عبیداللہ بن معاذ بن معاذ العنبری، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علی بن المدینی، عمرو بن زرارۃ نیشاپوری، عمرو بن علی، قتیبہ بن سعید، مالک بن عبدالواحد، مثنیٰ بن معاذ بن معاذ العنبری، محمد بن بشار بندار، محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن المثنیٰ، محمد بن یحییٰ بن سعید القطان، یحییٰ بن معین۔

جرح وتعدیل

اس کی پیدائش ۱۱۹ ھجری میں ہوئی۔

یحییٰ القطان نے کہا کہ کوفہ بصرہ اور حجاز میں معاذ جیسا ثبت کوئی نہیں۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔ہارون نے اسے بصرہ کی قضاء کا عہد دیا تھا پھر اسے ہٹا دیا۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

دارمی نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن محرز نے کہا کہ بصرہ کے ثقہ لوگوں میں حماد بن زید، خالد بن الحارث، عبدالوارث، بشر بن المفضل، یزید بن زریع، اسماعیل بن علیہ اور معاذ بن معاذ ہیں۔

ابراہیم بن محمد بن عرفہ النحوی نے کہا کہ حدیث میں ثبت لوگوں میں سے ہے۔

الکاشف ۲/۲۷۳ح ۵۵۰۷، تذہیب التہذیب ۹/۲۳ح ۶۷۸۶، تہذیب التہذیب ۶/۳۱۷ح ۷۹۶۰، تقریب التہذیب ۵/۱۰۰ح ۶۷۸۷۔

ابو بکر المروذی نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ معاذ بن معاذ حدیث میں آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ایک اور جگہ کہا کہ بصرہ میں ثبت کی انتہا ہے۔

عبداللہ بن احمد بن ے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ میں نے حسین الجعفی، سعید بن عامر سے افضل نہیں دیکھا اور معاذ بن معاذ سے زیادہ عاقل نہیں دیکھا۔

ابوداود نے آجری کے حوالے سے کہا کہ معاذ نے مسعودی سے آخر میں سماع کیا ہے۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ ہے۔ابو حاتم رازی نے یہ بھی کہا کہ حافظ ہے۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ثبت ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ فقیہ عالم متقن ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام حافظ ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ متقن راوی ہے۔

اس کی وفات ۱۹۶ ھجری میں ہوی۔

هشیم بن بشیر (۱۹)

روی عن: اجلح بن عبداللہ الکندی، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن سالم الاسدی، اشعث بن سوار، اشعث بن عبدالملک الحمرانی، ایوب السختیانی، ایوب ابی العلاء القصاب، بشر بن القاسم السلمی، جعفر بن ابی وحشیہ، حجاج بن

---

(۱۹) ۔طبقات ابن سعد ۷/۲۲۷ح ۳۴۲۲، اردو ۷/۲۱۸، تاریخ الدوری، علل ابن المدینی، علل احمد، تاریخ الکبیر بخاری ۸/۲۴۲ح ۲۸۶۷، ثقات العجلی ۲/۳۳۴ح ۱۹۱۲، سوالات الآجری ۳/۱۳۲، جرح والتعدیل ۹/۱۱۵ح ۴۸۶، مراسیل ۲۳۱ح ۸۶۳-۸۶۵، تقریب الثقات ابن حبان ص ۱۲۵۲ح ۱۴۸۹۱، کامل ابن عدی ۸/۴۵۱ح ۳۴، ثقات ابن شاہین ص ۲۵۲ح ۱۵۴۲، رجال صحیح مسلم ۲/۳۲۶ح ۱۸۰۳، تعدیل والتجریح للباجی ص ۴۸۸ح ۱۴۲۱، تہذیب الکمال ۳۰/۲۷۲ح ۶۵۹۵، الکاشف ۲/۳۳۸ح ۵۹۷۹، دیوان الضعفاء ص ۴۲۰ح ۴۴۷۹، مغنی فی الضعفاء ۲/۷۱۳ح ۶۷۶۵، تذہیب ۹/۳۰۳ح ۷۳۵۳، من تکلم فیہ وھو موثق ص ۵۲۶ح ۳۶۲، میزان الاعتدال ۴/۳۰۶ح ۹۲۵۰(اردو ۷/۱۱۳ح ۹۲۵۸)، جامع التحصیل ص ۲۹۴ ح ۸۴۹، تقریب ۵/۲۷۶ح ۷۳۶۲(اردو ۲/۲۶۳ح ۷۳۱۲)، تہذیب ۱۱/۵۹، طبقات المدلسین ص ۴۷ح ۱۱۱، التدلیس والمدلسون ص ۴۰۔

ارطاۃ، حجاج بن ابی زینب، حجاج بن ابی عثمان الصواف، حصین بن عبدالرحمان السلمی، حمزہ بن دینار حمید الطویل، خالد الحذاء، خصیب بن زید التمیمی، داود بن عمرو الاودی، داود بن ابی ہند، زاذان الواسطی، سفیان بن حسین، سلیمان الاعمش، سلیمان التیمی، سیار ابی الحکم، شعبہ بن الحجاج، صالح بن صالح بن حی، صالح بن عامر، عاصم الاحول، عامر الاحول، عباد بن راشد، عبداللہ بن شبرمہ، عبداللہ بن ابی صالح السمان، عبداللہ بن عمار الیمامی، عبداللہ بن عون، عبداللہ بن میسرۃ، عبدالحمید بن جعفر الانصاری، عبدالرحمان بن ابی اسحاق الکوفی، عبدالعزیز بن صہیب، عبدالملک بن ابی سلیمان، عبدالملک بن عمیر، عبیداللہ بن ابی بکر بن انس بن مالک، عبیداللہ بن عمر العمری، عبیدہ بن معتب الضبی، عثمان بن حکیم الانصاری، عثمان البتی، عذافر البصری، عطاء بن السائب، علی بن زید بن جدعان، عمر بن ابی سلمہ بن عبدالرحمان، عمرو بن دینار، عوام بن حوشب، عوف الاعرابی، عیینہ بن عبدالرحمان بن جوشن، قاسم بن مہران، لیث بن سعد، مجالد بن سعید، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن خالد القرشی، محمد بن مسلم بن شہاب، مطرف بن طریف، مغیرہ بن مقسم الضبی، منصور زاذان، موسیٰ بن السائب، ہاشم بن بلال، ہشام بن حسان، ہشام بن یوسف السلمی، ہلال بن خباب، واصل بن عبدالرحمان البصری، یحییٰ بن ابی اسحاق الحضرمی، یحییٰ بن سعید الانصاری، یزید بن ابی زیاد، یعلیٰ بن عطاء العامری، یونس بن عبید، ابو اسحاق الشیبانی، ابو بلج الفزاری، ابو حمزہ القصاب، ابو حیان التیمی، ابو زبیر المکی، ابو فروہ الہمدانی، ابو ہاشم الرمانی۔

روی عنہ: ابراہیم بن عبداللہ بن حاتم الہروی، ابراہیم بن محبشر، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن حنل، احمد بن حنبل، احمد بن منیع البغوی، احمد بن ناصح المصیصی، اسحاق بن عیسیٰ بن الطباع، اسماعیل بن ابراہیم الہذلی، اسماعیل بن توبہ القزوینی، اسماعیل بن ابراہیم الہذلی، اسماعیل بن توبہ القزوینی، اسماعیل بن سالم الصائغ، اسماعیل بن موسیٰ الفزاری، اسود بن عامر شاذان، اسید بن زید الجمال، بشر بن الحکم نیشاپوری، جبارہ بن مغلس الحمانی، حسن بن اسماعیل المجالدی، حسن بن شوکر، حسن بن عرفہ، حسن بن علی بن راشد الواسطی، خضر بن محمد بن شجاع الجزری، داود بن رشید، ربیع بن ثعلب، زہیر بن حرب، زیاد بن ایوب الطوسی، سریج بن النعمان، سریج بن یونس، سعد بن زنبور بن ثابت الہمدانی، سعید بن سلیمان الواسطی، سعید بن منصور، سعید بن نصیر، سعید بن النضر، سعید بن ہشیم بن بشیر، سفیان الثوری، سلیمان بن داود الزہرانی، شجاع بن مخلد، شعبہ بن الحجاج، عباد بن موسیٰ الختلی، عبداللہ بن المبارک، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد النفیلی، عبداللہ بن مطیع، عبدالحمید بن بیان السکری،

عبدالرحمان بن مہدی، عبدالملک بن سعید الواسطی، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علی بن حجر المروزی، علی بن عبداللہ المدینی، علی بن المثنیٰ الموصلی، علی بن مسلم الطرسوسی، علی بن ابی ہاشم بن طراخ، عمرو بن رافع القزوینی، عمرو بن زرارہ نیشاپوری، عمرو بن عون الواسطی، عمرو بن محمد الناقد، علاء بن ہلال الباہلی، فضل بن عنبسہ، قاسم بن سلام، قتیبہ بن سعید، مالک بن انس، مجاہد بن موسیٰ، محمد بن بکار بن الریان، محمد بن جعفر غندر، محمد بن حیان البغوی، محمد بن سنان العوقی، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن الصباح الجرجرائی، محمد بن عبداللہ بن حوشب الطائفی، محمد بن عمرو البلخی، محمد بن عیسیٰ بن الطباع، محمد بن کامل المروزی، محمد بن محبوب البنانی، محمد بن ہشام المروزی، مسدد بن مسرہد، مسعود بن جویریہ الموصلی، معلیٰ بن منصور الرازی، نصر بن حماد الوراق، نعیم بن حماد المروزی، ہناد بن السری، ہیثم بن یمان الرازی، وکیع بن الجراح، ولید بن صالح، وہب بن بقیہ، یحییٰ بن ایوب المقابری، یحییٰ بن حسان التنیسی، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یزید بن ہارون، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، یعقوب بن ماہان البغدادی۔

جرح وتعدیل

احمد بن علی الابار نے یعقوب الدورقی کے حوالے سے کہا کہ ہشیم کے پاس بیس ہزار احادیث تھیں۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ثبت، کثیر الحدیث، کثیر التدلیس ہے۔ جس حدیث میں آپ نے اخبرنا فرمایا وہ حجت ہے ورنہ کچھ نہیں۔

عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ زمانے نے بہت سے لوگوں کا حافظہ خراب کیا لیکن ہشیم کے حافظے کو خراب نہیں کر سکا۔

حماد بن زید نے کہا کہ میں نے ہشیم سے زیادہ سمجھدار کوئی محدث نہیں دیکھا۔

یزید بن ہارون نے کہا کہ میں نے اس سے بڑا کوئی حافظ الحدیث نہیں دیکھا، صرف سفیان اس سے بڑے حافظ تھے۔

یعقوب بن شیبہ نے اپنی سند سے یحییٰ القطان اور عبدالرحمان بن مہدی کا قول نقل کیا کہ حصین کی حدیث میں ہشیم سفیان اور شعبہ سے زیادہ ثبت ہے۔

ابو یعلیٰ نے بحوالہ حارث بن سریج عبدالرحمان بن مہدی کا قول نقل کیا کہ ہشیم چار لوگوں کی حدیث میں سب سے زیادہ عالم ہے منصور بن زاذان، یونس، سیار اور حصین۔ پوچھا گیا کہ جب ثوری اور ہشیم کا اختلاف ہو تو؟ کہا کہ ہشیم ان کی نسبت ثبت ہے۔ پوچھا شعبہ اور ہشیم؟ تو کہا کہ دونوں کے مقابلے میں ہشیم زیادہ ثبت ہے۔

احمد بن سنان القطان نے عبدالرحمان بن مہدی سے سنا کہ میرے نزدیک ہشیم کا حفظ ابو عوانہ کے حفظ سے بہتر اور ابو عوانہ کی کتاب ہشیم کے حفظ سے بہتر ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ ہشیم اور سلیمان بن کثیر نے زہری سے کم عمری میں سماع کیا ہے۔ ہُشیم، عن یونس عن حسن تدلیس کرتا ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ہے، تدلیس کرتا تھا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ھُشیم اور یزید بن ہارون میں سے ھُشیم بڑا حافظ ہے۔ اپنی مراسیل میں ذکر کہتے ہیں کہ احمد بن حنبل نے کہا کہ اس نے مندرجہ ذیل اشخاص سے کچھ نہیں سُنا: عاصم بن کُلیب، یزید بن ابی زیاد، موسیٰ الجہنی، محمد بن حجادۃ، ابی خلدہ، سیار، علی بن زید اور حسن بن عُبید۔ جبکہ یہ ان سے حدیث بیان کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مراسیل میں عبداللہ بن ابی حاتم نے اپنے والد کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے قاسم الاعرج، اصبغ الوراق، خلید بن جعفر اور زاذان سے بھی نہیں سنا۔

نسائی نے کہا کہ تدلیس کرتا ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا کہ تدلیس کرتا ہے۔

ابن عدی کا کہنا ہے کہ ثوری نے کہا کہ ہُشیم نے ان سے کچھ نہیں لکھا۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ مدلس ہے۔

ذہبی نے کہا کہ امام ثقہ مدلس ہے، زہری سے روایت کرنے میں کمزور ہے۔ اس کے نزدیک عن کے ذریعے تدلیس کرنا جائز تھا۔ شعبہ نے کہا کہ اس کی حدیث لکھی جائے گی۔

ابن حجر نے کہا کہ ساتویں طبقہ کا ثقہ پختہ کار بکثرت تدلیس وارسال خفی کرنے والا راوی ہے۔

یزید بن ہارون (۲۰)

روی عن: ابان بن ابی عیاش، ابان بن یزید العطار، ابراہیم بن سعد الزہری، ازہر بن سنان القرشی، اسحاق بن یحییٰ بن طلحہ بن عبید اللہ، اسرائیل بن یونس، اسماعیل بن ابی خالد، اسماعیل بن عیاش، اسماعیل بن مسلم المکی، اسود بن شیبان، اشعث بن سوار، اصبغ بن زید الوراق، براء بن عبد اللہ الغنوی، بقیہ بن الولید، بہز بن حکیم، جریر بن حازم، جویریہ بن اسماء، حجاج بن ارطاۃ، حجاج بن حسان القیسی، حجاج بن ابی زینب الواسطی، حریز بن عثمان، حسین بن ذکوان المعلم، حماد بن زید، حماد بن سلمہ، حمید الطویل، خالد بن رباح الہذلی، خلیفہ بن موسیٰ العکلی، داود بن ابی ہند، ربیع بن مسلم، زکریا بن ابی زائدہ، زیاد بن ابی زیاد الجصاص، سعید بن ایاس الجریری، سعید بن عبید الطائی، سعید بن ابی عروبہ، سفیان بن حسین الواسطی، سفیان الثوری، سلیم بن حیان الہذلی، سلیمان بن علی الربعی، سلیمان بن کثیر العبدی، سلیمان التیمی، شریک بن عبد اللہ، شعبہ بن الحجاج، شیبان بن عبد الرحمان النحوی، صدقہ بن موسیٰ الدقیقی، صعق بن حزن، عاصم الاحول، عباد بن منصور، عبد اللہ بن عون، عبد اللہ بن یزید بن ضبہ الثقفی، عبد الخالق بن سلمہ البنانی، عبد الرحمان بن ابی بکر الملیکی، عبد الرحمان بن عبد اللہ المسعودی، عبد العزیز بن عبد اللہ بن ابی سلمہ الماجشون، عبد الملک بن ابی سلیمان، عبد الملک بن قدامہ بن ابراہیم الجمحی، عمر بن محمد بن زید العمری، عوام بن حوشب، عوف الاعرابی، علاء بن زیدک الثقفی، عیسیٰ بن میمون، فائد ابی الورقاء، فضیل بن مرزوق، قیس بن الربیع، کہمس بن الحسن، مالک بن انس، محمد بن اسحاق بن یسار، محمد بن راشد المکحولی، محمد بن سالم الکوفی، محمد بن ابی شیبہ العبسی، محمد بن طلحہ بن مصرف، محمد بن عبد اللہ الشعیثی، محمد بن عبد الرحمان بن ابی ذئب، محمد بن عمرو بن علقمہ، محمد بن مسلم

---

(۲۰) ۔ طبقات ابن سعد ۹/۳۱۶ح ۴۲۵۸(اردو ۷/۲۱۹)، تاریخ یحییٰ بن معین بروایت الدوری ۲/۶۷۷، سؤالات ابن محرز ۱/۱۰۴ح ۴۷۴، سؤالات ابن طہمان ص ۱۰۳ح ۳۲۷، علل ابن المدینی ص ۶۶۴، علل احمد ۲/۳۳ح، ۳/ح ۵۳۴۱، ۳/ح ۵۳۴۵، ۳/۴۷۳ح ۶۰۱۸، تاریخ الکبیر ۸/۳۶۷ح ۳۳۵۴، ثقات العجلی ۲/۳۶۸ح ۲۰۳۹، الجرح والتعدیل ۹/۲۹۵ح ۱۲۵۷، الثقات ۷/۶۲۲، تقریب الثقات ص۱۳۱۹ح ۱۵۷۴۹، علل دارقطنی ۴/۱۱۳، ثقات ابن شاہین ص۲۵۵ح ۱۵۵۴، تہذیب الکمال ۳۲/ح ۷۰۶۱ سیر اعلام النبلاء ۹/۳۵۸، الکاشف ۲/۳۹۱ح ۶۴۷۳، تذہیب التہذیب ۱۰/۱۰۳ح ۷۸۳۳، تہذیب التہذیب ۷/۱۹۰ح ۹۱۰۲، تقریب التہذیب ۵/۴۲۶ح ۷۸۴۲(اردو ۲/۳۲۲ح ۷۷۸۹)۔

الطائفی، محمد بن مطرف، مستلم بن سعید، مسعر بن کدام، معلیٰ بن راشد النبال، منصور بن حیان، نافع بن عمر الجمحی، ہشام بن حسان، ہشام الدستوائی، ہشیم بن بشیر، ہمام بن یحییٰ،ورقاء بن عمر، ولید بن جمیل، یحییٰ بن سعید الانصاری، یزید بن ابراہیم التستری، یزید بن عیاض بن جعدبہ، یمان ابوحذیفہ البصری، ابواشہب العطاردی، ابوعلاء القصاب، ابومالک الاشجعی، ابومالک النخعی۔

روی عنہ: ابراہیم بن یعقوب الجوزجانی، احمد بن ابراہیم الدورقی، احمد بن حنبل، احمد بن خالد الخلال، احمد محمد بن خلاد، احمد بن سلیمان الرہاوی، احمد بن سنان القطان الواسطی، احمد بن عبدالرحمان السقطی، احمد بن عبیداللہ بن ادریس النرسی، احمد بن عبید بن ناصح ابوعصیدہ، احمد بن الفرات الرازی، احمد بن منیع البغوی، احمد بن الولید الفحام، ادریس بن جعفر العطار، آدم بن ابی ایاس، اسحاق بن راہویہ، اسحاق بن ابی عیسیٰ، اسحاق بن منصور الکوسج، اسید بن عمرو الواسطی، بقیہ بن الولید، بیان بن عمرو البخاری، تمیم بن المنتصر الواسطی، حارث بن محمد بن ابی اسامہ، حسن بن عرفہ العبدی، حسن بن علی بن راشد الواسطی، حسن بن علی الخلال، حسن بن الفرات الکرمانی، حسن بن محمد الزعفرانی، حسین بن عیسیٰ البسطامی، حسین بن منصور نیشاپوری، زہیر بن حرب، زیاد بن ایوب، سفیان بن وکیع بن الجراح، سلمہ بن شبیب نیشاپوری، سلیمان بن سیف الحرانی، شاذ بن یحییٰ الواسطی، شعیب بن یوسف، صدقہ بن الفضل، عباس بن عبدالظیم العنبری، عباس بن محمد الدوری، عبداللہ بن الحسن الہاشمی، عبداللہ بن روح المدائنی، عبداللہ بن الصباح العطار، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، عبداللہ بن محمد الضعیف، عبداللہ بن منیر المروزی، عبدالرحمان بن خالد القطان الرقی، عبدالرحمان بن محمد بن سلام الطرسوسی، عبدالملک بن محمد الرقاشی، عبد بن حمید، عبدہ بن عبداللہ الصفار، عبیداللہ بن سعید السرخسی، عبیداللہ بن عمر القواریری، عثمان بن محمد بن ابی شیبہ، علی بن حجر السعدی، علی بن حرب الطائی، علی بن شعیب السمسار، علی بن المدینی، عمرو بن علی الصیرفی، عمرو بن محمد الناقد، علاء بن سالم الطبری، فضل بن سہیل الاعرج، قتیبہ بن سعید، مالک بن عبدالواحد المسمعی، محمد بن ابان البلخی، محمد بن احمد بن ابی العوام الریاحی، محمد بن اسحاق الصاغانی، محمد بن اسماعیل بن علیہ، محمد بن اسماعیل الحسانی، محمد بن بشار بندار، محمد بن الجہم السمری، محمد بن حاتم بن میمون، محمد بن حرب النسائی، محمد بن خلاد الباہلی، محمد بن ربح البزاز، محمد بن سعد العوفی، محمد بن سلام البیکندی، محمد بن الصباح الدولابی، محمد بن الصباح الجرجرائی، محمد بن عبادہ الواسطی، محمد بن عبداللہ بن المبارک المخرمی، محمد بن عبداللہ بن نمیر، محمد بن عبدالرحیم البزاز، محمد بن عبدالملک بن زنجویہ، محمد بن عبدالملک

الدقیقی، محمد بن عبید اللہ بن المنادی، محمد بن عیسیٰ بن حیان المدائنی، محمد بن عیسیٰ النقاش، محمد بن قدامہ الجوہری، محمد بن المثنی، محمد بن مسلمہ الواسطی، محمد بن موسیٰ القطان، محمد بن وزیر الواسطی، محمد بن یحییٰ بن ابی عمر العدنی، محمد بن یحییٰ الذہلی، محمد بن یوسف بن الطباع، مخلد بن خالد الشعیری، مطر بن الفضل، موسیٰ بن اسماعیل التبوذکی، موسیٰ بن حزام الترمذی، مومل بن اہاب، میمون بن الاصبغ النصیبی، نصر بن عاصم الانطاکی، نصر بن علی الجہضمی، نصر بن مہاجر المصیصی، ہارون بن عبد اللہ الحمال، یحییٰ بن جعفر بن ابی طالب بن الزبرقان، یحییٰ بن جعفر البیکندی، یحییٰ بن حاتم العسکری، یحییٰ بن حکیم المقوم، یحییٰ بن معین، یحییٰ بن موسیٰ، یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، یعقوب بن ابراہیم الدورقی، یوسف بن موسیٰ القطان۔

جرح وتعدیل

اس کی پیدائش ۱۱۸ ھجری میں ہوئی۔

احمد بن سنان نے عفان بن مسلم کے حوالے سے کہا کہ یزید بن ہارون نے حماد بن سلمہ سے حفظ کے ذریعے اخذ کیا ہے۔

احمد بن سنان نے یہ بھی کہا کہ میں نے یزید بن ہارون سے زیادہ خوبصورت نماز کسی عالم کی نہیں دیکھی۔

یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری نے کہا عراق میں حفاظ شیوخ اور ادھیڑ عمر لوگ ہیں، جیسے شیوخ میں ہشیم، اور یزید بن زریع ہیں اور ادھیڑ عمروں میں وکیع اور یزید بن ہارون ہیں، اور یزید ادھیڑ عمروں میں سب سے محفوظ ہیں۔

مؤمل بن ہاب نے یزید بن ہارون کو کہتے سنا کہ میں کبھی بھی تدلیس نہیں کی ہاں ایک حدیث جو میں نے عوف سے بیان کی ہے۔

عمرو بن عون نے ہشیم کے حوالے سے کہا کہ مصریوں کے پاس یزید بن ہارون جیسا نہیں ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہیں۔

عباس دوری نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ اس نے جریری سے اختلاط میں سماع کیا ہے۔

ابن محرز نے یحییٰ سے سنا کہ یزید ثقہ ہے، اللہ کی قسم ثقہ ہے۔

ابن طہمان نے کہا کہ یزید بن ہارون نے سعید بن ایاس سے اختلاط کے بعد لکھا ہے، جبکہ یزید بن ابی عروبہ سے کوفہ میں اختلاط سے پہلے سنا ہے۔

علی بن المدینی نے کہا کہ ثقات میں سے ہیں، میں یزید بن ہارون سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔

ابو طالب نے احمد بن حنبل کے حوالے سے کہا کہ حدیث میں حافظ متقن ہیں اور حجاج بن ارطاۃ کی حدیث میں صحیح ہیں۔

سوال کیا گیا کہ آپ کو محمد بن یزید زیادہ عزیز ہیں یا یزید بن ہارون تو جواب دیا کہ یزید بن ہارون۔ ابن حنبل نے یزید بن ہارون عن ہشام کے حوالے سے ایک حدیث سنی تو کہا کہ اس میں وہم ہے۔ ایک جگہ یہ فرمایا کہ یہ عثمان پر علی کو فضیلت دیتے ہیں۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد سے سنا کہ یہ یزید بن ہارون کا سعید بن ابی عروبہ سے سماع صحت کے دنوں کا ہے سوائے تین احادیث کے۔

عبداللہ بن احمد نے اپنے والد کے حوالے سے کہا کہ یزید کا سماع مسعودی سے آخر میں ہے۔

عجلی نے کہا کہ ثقہ ثبت، عابد ہیں۔

یعقوب بن شیبہ نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابو زرعہ رازی نے کہا کہ میں نے ابو بکر بن ابی شیبہ کو کہتے سنا کہ میں نے حفظ میں یزید بن ہارون سے زیادہ اتقان والا نہیں دیکھا۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ ثقہ صدوق ہے، اس جیسوں کی مثال سوال نہ کیا جائے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے۔

دارقطنی نے کہا کہ ثقات میں سے ہے۔

ابن شاہین نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ حافظ، امام، شیخ الاسلام ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ نویں طبقہ کا ثقہ متقن عابد راوی ہے۔

اس کی وفات ۲۰۶ ھجری میں ہوئی۔

ابو بلج الفزاری (۲۱)

روی عن: جلاس (یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ ابی الجلاس ہے)، سلیم بن بلج، عبایہ بن رفاعہ، عمرو بن میمون الاودی، محمد بن حاطب الجمحی، ابو حکم العنزی۔

روی عنہ: ابراہیم بن المختاری، حاتم بن ابی صغیرہ، حصین بن نمیر، زائدہ بن قدامہ، زہیر بن معاویہ، سفیان الثوری، سوید بن عبدالعزیز، شعبہ بن الحجاج، شعیب بن صفوان، ہشیم بن بشیر، ابو حمزہ السکری، ابو عوانہ۔

جرح وتعدیل

یزید بن ہارون نے کہا کہ میں نے اسے دیکھا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت زیادہ ذکر کرتا تھا۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ ہے۔

اسحاق بن منصور نے یحییٰ بن معین کے حوالے سے کہا کہ ثقہ ہے۔

بخاری نے کہا کہ اس پر نظر رکھی جائے۔

یعقوب بن سفیان نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

ابو حاتم رازی نے کہا کہ صالح الحدیث ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

نسائی نے کہا کہ ثقہ ہے۔

ابن حبان نے اس کا ذکر الثقات میں کیا ہے اور کہا ہے کہ خطاء کرتا ہے۔

ابن حبان نے المجروحین میں کہا کہ خطاء کرتا ہے البتہ اس کی خطاء اتنی فحش نہیں کہ اس کو ترک کر دیا جائے۔

ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیث میں کوئی حرج نہیں۔

---

(۲۱) ۔ طبقات ابن سعد۹/۳۱۳ح۴۲۴۳،تاریخ الکبیر ۸/۲۷۹ح۲۹۹۶،المعرفہ والتاریخ ۳/۱۰۶، الجرح والتعدیل۹/۱۵۳ح۶۳۴،المجروحین ۲/۴۶۴ح۱۱۹۵، الکامل ابن عدی۹/۸۰ح۲۱۲۸،سؤالات البرقانی ص ۱۴۳ح۵۴۹، تہذیب الکمال ۳۳/۱۶۲ح۷۲۶۹، میزان الاعتدال ۷/۱۸۸ح۹۵۴۷(اردو۷/۱۹۰ح۹۵۴۷)، دیوان الضعفاء ص ۴۳۴ح۴۲۶۲، المغنی ۲/۵۱۸ح۶۹۸۶، الکاشف ۲/۴۱۴ح۶۵۵۰، تذہیب التہذیب ۱۰/۲۱۸ح۸۰۵۲، تہذیب التہذیب ۷/۳۱۹ح۹۴۴۷، تقریب التہذیب ۶/۳۵ح۸۰۶۰۔

برقانی نے دار قطنی سے سنا کہ یہ ثقہ ہے۔

ذہبی نے کہا کہ اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا، اس کی توثیق بھی ہے۔

ابن حجر نے کہا کہ پانچویں طبقہ کا صدوق کبھی کبھار خطاء کرنے والا راوی ہے۔

اس راوی نے اپنی سند کے ساتھ محمد بن حاطب کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

"حلال اور حرام (نکاح) کے درمیان آواز (یعنی اعلان کرنا) اور دف بجانا ہے"۔

اس کی نقل کردہ روایات میں سے ایک روایت یہ ہے جو اس نے اپنی سند کے ساتھ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے حوالے سے نقل کی ہے:

"نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علیؓ کے مخصوص دروازے کے علاوہ (مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) باقی تمام دروازے بند کرنے کا حکم دیا تھا"۔

یہ روایت ابو عوانہ نے اس راوی کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ راوی شعبہ کے حوالے سے بھی اس راوی سے منقول ہے۔

اس کی نقل کردہ مصیبتوں میں سے ایک روایت وہ ہے جو فسوی نے اپنی تاریخ میں اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں:

"جہنم پر ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا جب اس کے دروازے چرچرائیں گے اور اس میں کوئی نہیں ہوگا"۔

یہ روایت منکر ہے، ثابت البنانی کہتے ہیں کہ میں نے حسن البصریؒ سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے منکر قرار دیا۔